﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحۡمُوۡداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۹/جون ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۳
۶/ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۹/احسان ۱۳۷۹ ہجری شمسی

زاد سفر

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے کہا کہ میں سفر پر جا رہا ہوں مجھے کچھ زادراہ عطا کیجئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادسفر عطا فرمائے۔ اس نے کہا کچھ اور تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف کرے۔ اس نے کہا کچھ اور تو آپؐ نے فرمایا تو جہاں بھی ہو خدا تیرے لئے خیر کا حصول آسان کردے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب اذا ودع انساناً)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خوفِ الٰہی اور تقویٰ بڑی برکت والی شے ہے

جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور اَلَم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے

☆...... ”خوفِ الٰہی اور تقویٰ بڑی برکت والی شئی ہے۔ انسان میں اگر عقل نہ ہو مگر یہ باتیں ہوں تو خدا اُسے اپنے پاس سے برکت دیتا ہے اور عقل بھی دے دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا اس کے یہی معنے ہیں کہ جس شے کی ضرورت اسے ہوگی اس کے لئے وہ خود راہ پیدا کر دے گا بشرطیکہ انسان متقی ہو لیکن اگر تقویٰ نہ ہوگا تو خواہ فلاسفر ہی ہو وہ آخرکار تباہ ہوگا“۔

(البدر جلد۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۶/نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۳)

☆...... تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۔ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی در حقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے“۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۴/دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۴)

☆...... ”جن کا اللہ تعالیٰ متولی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں اور ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۔ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور اَلَم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔ دنیا میں کئی قسم کے جرائم ہوتے ہیں۔ بعض جرائم قانون کی حد میں آسکتے ہیں اور بعض قانون کی حد میں بھی نہیں آسکتے۔ گناہ، خون اور نقب زنی وغیرہ جب کرتا ہے تو ان کی سزا قانون سے پا سکتا ہے لیکن جھوٹ وغیرہ جو معمولی طور پر بولتا ہے یا بعض حقوق کی رعایت نہیں رکھتا وغیرہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کے لئے قانون تدارک نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں......... اور اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔

لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دوں گا“۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۲۵ مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے دعائیں نہ مانگی ہوں اور دعائیں نہ سکھائی ہوں

جتنی آپؐ نے امت کے ہمّ و غم میں دعائیں مانگی ہیں اسی کیفیت کے ساتھ کثرت سے آپؐ پر درود بھیجنا چاہئے۔ تاکہ قیامت تک آنحضرتؐ پر درود کا ثمرہ جماعت کو ملتا رہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا دلنشیں تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/مئی ۲۰۰۰ء)

لندن (۲۶/مئی ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت ۶۶ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں سے متعلق گزشتہ خطبات میں جاری مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے امت کے لئے دن رات قیامت تک کے لئے دعائیں مانگی ہیں۔ یہ اتنی دعائیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ ایک انسان ان کو پوری طرح یاد رکھ سکے۔ یہ دعائیں زندگی کے ہر پہلو کو گھیرے ہوئے ہیں اور کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے متعلق آنحضرتؐ نے دعائیں نہ مانگی ہوں اور دعائیں نہ سکھائی ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جتنی آپؐ نے امت کے ہمّ و غم میں دعائیں مانگی ہیں اسی کیفیت کے ساتھ کثرت کے ساتھ آپؐ پر درود

بھیجنا چاہئے تاکہ قیامت تک آنحضرتؐ پر درود کا ثمرہ جماعت کو ملتا رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسم اعظم کا تذکرہ گزشتہ دفعہ چل رہا تھا۔ بہت سے لوگ کسی ایک چیز کو اسم اعظم قرار دیتے ہیں اور کوئی کسی اور کو۔ اس موضوع پر ایک بہت ہی دلچسپ مکالمہ حضرت عائشہؓ کا آنحضرت ﷺ سے ہوا جب حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ وہ اسم اعظم مجھے سکھا دیجئے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس کا سکھانا مناسب نہیں کیونکہ تیرے لئے مناسب نہ ہوگا کہ اسم الٰہی کا واسطہ دے کر تو کوئی دنیوی چیز طلب کرے۔ اس پر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اٹھ کھڑی ہوئی، وضو کیا اور دو رکعت نفل ادا کئے، پھر دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ میں تجھ سے اللہ کہہ کر، رحمٰن کہہ کر اور البَرّ الرَّحِیم کہہ کر دعا کرتی ہوں اور تجھ سے تیرے ان تمام اسماء حسنٰی کا واسطے دے کر دعا کرتی ہوں جو مجھے معلوم ہیں اور مجھے معلوم نہیں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس پر آنحضرتؐ مسکرا دئے اور فرمایا وہ اسم الٰہی ان میں آگیا ہے جو تم نے کہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسماء الٰہی جو سب ہی حسین ہیں ان کا واسطہ دے کر دعائیں کرنی چاہئیں۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بدشگونی نے مختلف قوموں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بدشگونی مسلمان کو اپنے نیک ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی ایسی چیز کو دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ دعا پڑھے، اے اللہ تیرے سوا کوئی دوسرا نیکیوں (نیک شگونوں) کو لانے والا نہیں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی برائیوں (بدشگونیوں) کو دور کر سکتا ہے۔ اور ہر طاقت اور قدرت تیرے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

آنحضرت ﷺ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے جسم کو عافیت عطا کر اور میری آنکھوں کو بھی عافیت عطا کر اور اسے زندگی کے آخری لمحہ تک ٹھیک رکھ۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بہت حلم والا، عزت والا، پاک اللہ عرش عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ میرے رب کے لئے ہیں۔

اسی طرح حضور نے اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی سے بچنے کے لئے آنحضرتؐ کی دعا اور امت میں شفیق اور نرم دل حکمرانوں کے لئے دعا کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے کسی بستی میں داخل ہونے اور گھر کے اندر داخل ہونے اور کھانا کھاتے وقت اور کھانے کے بعد کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے انصار کی ایک بستی کے لئے یہ دعا بھی کی تھی کہ اے اللہ ان پر ان میں سے باہر کا کوئی دشمن غالب نہ کر اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کر اور یہ بھی کہ یہ آپس میں نہ جھگڑیں۔ اسی طرح میدانِ اُحد میں آنحضرتؐ کی ایک متضرعانہ دعا بھی حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنائی۔ حضور نے بتایا کہ جب کسریٰ کو آنحضرتؐ کا خط دیا گیا تو اس نے پڑھ کر اسے پھاڑ دیا۔ حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے یہ دعا کی کہ اللہ اسے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اسی طرح دعاؤں کی توفیق پانے کے لئے ایک دعا بھی حضور ایدہ اللہ نے پڑھ کر سنائی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: "اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بدحال، فقیر اور محتاج ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز، مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ تیرے حضور میں ایک گنہگار، ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑا ہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا کرنے والا ہے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہونگی جب تک تم حقیقی متقی نہ ہو۔ نماز، روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔

در دو عالم نسبتے دارم تبو از بس بزرگ

آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم نعتیہ کلام سے بعض اشعار

یا نبی اللہ! جہاں تاریک شد از شرک و کفر — وقت آں آمد کہ بنمائی رُخِ خورشیدوار
بینم انوارِ خدا در رُوئے تو اے دلبرم — مستِ عشقِ رُوئے تُو بینم دلِ ہر ہوشیار
اہلِ دِل فہمند قدرت، عارفاں دانند حال — از دو چشمِ شپّراں، پنہاں خورِ نصف النہار
ہر کسے دارد سرے، با دلبرے اندر جہاں — من فدائے روئے تُو اے دلستانِ گلعذار
از ہمہ عالم دل اندر رُوئے خوبت بستہ اَم — بر وجودِ خویشتن کردم وجودت اختیار
زندگانی چیست؟ جاں کردن براہِ تو فدا — رَستگاری چیست؟ در بندِ تو بودن صیدوار
تاوجودم ہست، خواہد بود عشقت درِدلم — تا دلم دورانِ خوں دارد بتو دارد مدار
یا رسول اللہ! برُویت عہد دارم استوار — عشقِ تو دارم ازاں روزے کہ بودم شیرخوار
ہر قدم کاندرجنابِ حضرت بیچوں زدم — دیدمت پنہاں معین و حامی و نصرت شعار
دردوعالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ — پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے درکنار
یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکلِ خویش — یاد کن ہم وقتِ دیگر کامدی مشتاق وار
یادکن آں لطف و رحمتہا کہ بامن داشتی — واں بشارت ہا کہ میدادی مرا از کردگار
یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا — آں جمالے آں رخے آں صورتے رشکِ بہار

ترجمہ: اے نبی اللہ! شرک اور کفر سے دنیا اندھیر ہو گئی۔ اب وقت آگیا ہے کہ تو اپنا سورج کی مانند چہرہ ظاہر کرے۔ اے میرے دلبر میں انوار الٰہی تیرے منہ پر دیکھتا ہوں اور ہر عقلمند دل کو تیرے چہرے کے عشق میں سرشار پاتا ہوں۔ صاحب دل تیری قدر پہچانتے ہیں اور عارف تیرا حال۔ لیکن چمگادڑوں کی آنکھ سے دوپہر کا سورج چھپا ہوا ہے۔ ہر شخص اس دنیا میں کسی نہ کسی معشوق سے تعلق رکھتا ہے مگر میں تیرے منہ کا فدائی ہوں اے پھول سے رخساروں والے محبوب!۔ سارا جہان چھوڑ کر میں نے تیرے حسین چہرہ سے دل لگایا ہے اور اپنے نفس پر تیرے نفس کو اختیار کر لیا ہے۔ زندگی کیا ہے؟ یہی کہ تیری راہ میں جان کا قربان ہو جانا۔ آزادی کیا ہے؟ یہی کہ تیری قید میں شکار بن کر رہنا۔ جب تک میرا وجود باقی ہے تیرا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں خون دورہ کرتا ہے تب تک اس کا دارومدار تجھ ہی پر ہے۔ یا رسول اللہ! میں تیرے چہرہ سے ایک ازلی تعلق رکھتا ہوں اور اس دن سے کہ میں شیر خوار تھا مجھے تجھ سے محبت ہے۔ جو قدم بھی میں نے خدائے بے ہمتا کے راہ میں مارا۔ میں نے پوشیدہ طور پر ہر جگہ تجھے اپنا معین، حامی و مددگار دیکھا۔ دونوں جہانوں میں میں تجھ سے بے انتہا تعلق رکھتا ہوں تو نے خود بچے کی طرح اپنی گود میں میری پرورش فرمائی۔ وہ وقت یاد کر کہ جب تو نے کشف میں مجھے اپنی صورت دکھائی تھی اور ایک اور موقعہ بھی یاد کر جب تو میرے پاس مشفقانہ تشریف لایا تھا۔ ان مہربانیوں اور رحمتوں کو یاد کر جو تو نے مجھ پر کی تھیں اور ان بشارتوں کو بھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے دیتا تھا۔ وہ وقت یاد کر جب بیداری میں تو نے اپنا وہ جمال، وہ چہرہ اور وہ صورت جس پر موسم بہار بھی رشک کرتا تھا، مجھے دکھایا تھا۔

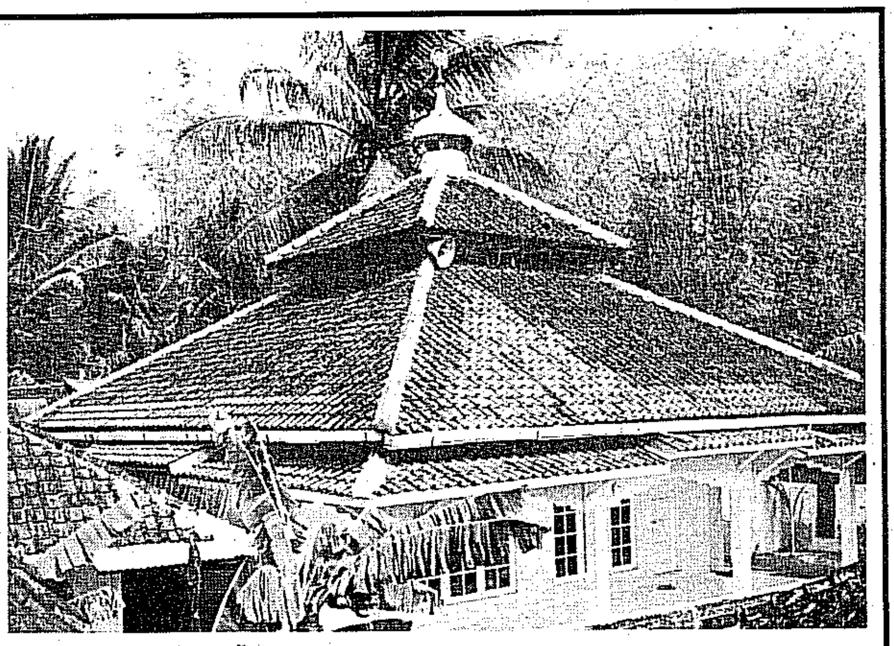

مسجد التقویٰ۔ انڈونیشیا میں مانیسلر (Manislor) جماعت میں واقع ایک خوبصورت مسجد

مسجد الجہاد۔ انڈونیشیا میں مانیسلر (Manislor) جماعت میں واقع ایک اور خوبصورت مسجد

عاشقانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(شبیر احمد ثاقب ۔ربوہ)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ جن عظیم اخلاق کے مالک تھے اور جو قوت جذب آپ میں ودیعت کی گئی تھی اور جو حسن وجمال آپ کو بخشا گیا تھا وہ ہر سعید الفطرتؔ سلیم القلب کو اپنی طرف کھینچتا تھا اور جوں جوں کوئی آپ کے قریب آتا جاتا تھا اس پر آپ کے حسن واحسان اور محبت کی ایسی تاثیر پڑتی کہ پھر اس کیفیت سے باہر نکلنا اس کے اختیاز میں نہ ہوتا۔

قرآن کریم آپ کے ان بزرگ اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ کہ (اے محمدؐ) اگر تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تجھے چھوڑ کر تتر بتر ہو جاتے۔ پس یہ آپؐ کے اخلاق تھے جنہوں نے آپؐ کے غلاموں کو محبت کے ایسے ناطے سے باندھ رکھا تھا جس سے نکلنا ان کے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔ صحابہ آپؐ کے حسن وجمال اور اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ خوش خلق تھے۔ بہت لطف واحسان کرنے والے تھے۔ درشت کلام اور بدخو ہرگز نہ تھے۔ تین باتیں آپ کے نفس سے خارج تھیں۔ جھگڑا، تکبر اور بے معنی باتیں کرنا۔ آپؐ جب کلام کرتے تو آپ کے ہم جلیس رفقاء خاموش ہو جاتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب آپؐ خاموش ہو جاتے تو صحابہ بات کرتے مگر آپ کی موجودگی میں وہ تکرار نہ کرتے اور نہ بحث میں الجھتے اور جو آپ کی بات کے دوران بولتا اسے خاموش کراتے۔

(شمائل ترمذی باب خُلق رسول اللۃ)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی آپ کو پہلی دفعہ دیکھتا تو آپؐ سے مرعوب ہو جاتا اور جب آپؐ سے قریب ہوتا اور گھل مل جاتا تو آپؐ سے محبت کرنے لگتا۔ آپؐ کی تعریف کرنے والے صحابہ بیان کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آپؐ جیسا نہ آپؐ سے پہلے کبھی دیکھا نہ آپؐ کے بعد۔

(شمائل ترمذی باب ما خلق رسول اللہ)

صحابہؓ کے عشق رسول کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں:

"ایک دفعہ رسول کریم ﷺ بات کرتے کرتے مجلس سے اٹھے اور تھوڑی دیر تک واپس نہ آئے تو سب صحابہ آپ کی تلاش میں بھاگ پڑے۔ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے تھے۔ صحابہ سب کے سب آپؐ کے پیچھے اٹھ کر چلے گئے اور انہیں اس وقت ایسی گھبراہٹ اور بے چینی ہوئی کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے باغ کے اندر جانے کا راستہ بھی نظر نہ آیا اور میں گندے پانی کی نالی میں سے گزر کر اندر داخل ہوا حالانکہ عموماً انہیں کمزور دل سمجھا جاتا تھا۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)

اس عشق ومحبت کے چند نمونے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس نیت اور دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان عاشقان صادق میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...... بخاری میں لکھا ہے کہ جنگ احد پر جانے کے متعلق جب آپؐ نے انصار سے سوال کیا تو سعدؓ بن عبادہ نے آپؐ کو جواب دیا یا رسول اللہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح کہہ دیں گے کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّاهٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔(المائدہ :۲۵)

ایسے اخلاص کے مظاہرے صرف مردوں میں ہی نہیں بلکہ عورتوں میں بھی ملتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہند بنت عتبہ آئی اور اس نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ روئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہ تھا جس کی نسبت میں آپ سے زیادہ ذلت کی خواہشمند تھی اور اب روئے زمین پر کوئی گھر والا نہیں جس کی نسبت میں آپ کے گھر والوں سے زیادہ عزت کی خواہشمند ہوں۔ اس عورت کی طرف دیکھو یا تو وہ بغض تھا یا ایسی فریفتہ ہو گئی۔(صحیح بخاری کتا ب المناقب باب ذکر ہند بنت عتبہ بن ربیعہ)

☆......☆......☆

وضو کا پانی بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے

☆...... بخاری شریف میں مسعود ابن مخرمہ کی روایت ہے کہ جب آپؐ حدیبیہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرنے لگتے تو صحابہ وضو کے بچے ہوئے پانی کے لئے اس قدر لڑتے کہ گویا ایک دوسرے کو قتل کر دیں گے اور جب آپؐ کوئی حکم دیتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کی تعمیل کرتے اور جب آپؐ بولنے لگتے تو سب اپنی آوازوں کو نیچا کر لیتے۔ صحابہ کے اس اخلاص اور محبت کا ان ایلچیوں پر جو گفتگو کے لئے آئے تھے ایسا اثر پڑا کہ انہوں نے اپنی قوم کو واپس جا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپؐ کی مخالفت سے باز آ جائیں۔

ان میں سے عروہ بن مسعود ثقفی نے ان الفاظ میں قوم کو مخاطب کیا۔ "اے معشر قریش میں نے ہراقلہ روم اور اکاسرہ ایران کے دربار بھی دیکھے ہیں ۔ میں نے کسی بادشاہ کو اپنے ماتحتوں اور سربراہوں میں اس قدر محبوب ومکرم نہیں پایا جس قدر محمد (صلعم۔ناقل) اپنے اصحاب میں محبوب و باعزت ہیں۔ اصحاب محمد کی یہ حالت ہے کہ وہ محمد (صلعم۔ناقل) کے وضو کا پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ جب وہ کلام کرتے ہیں تو وہ سب خاموشی سے سنتے ہیں اور تعظیم کی وجہ سے ان کی طرف نگاہ بھر کر نہیں دیکھتے۔ یہ لوگ کسی طرح محمد (صلعم۔ناقل) کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے اس لئے مناسب یہی ہے کہ تم صلح کر لو"۔

(تاریخ اسلام حصہ اول صفحہ ۱۹۰۔۱۹۱)

☆......☆......☆

والدین کی محبت پر حضور کی محبت کو ترجیح

☆...... حضرت زید بن حارثہؓ کی والدہ سعد بنت ثعلبہ اپنے قبیلہ میں آئیں۔ ان کا بیٹا زیدؓ بھی ساتھ تھا۔ رستے میں وہ حادثہ کا شکار ہو گئیں۔ زید اس وقت آٹھ سال کے تھے۔ لوگوں نے اس بے سہارا بچے کو بازار میں بیچ دیا۔ پھر یہ ایک سے دوسرے ہاتھ بکتے گئے حتیٰ کہ انہیں حکیم بن حزام نے چار سو درہم میں حضرت خدیجہ کے لئے خرید لیا۔ جب آنحضور ﷺ سے حضرت خدیجہؓ کی شادی ہوئی تو زید انہوں نے آنحضور ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ حضرت زید کے اس طرح کھو جانے کا ان کے والد کو کیسا غم اور درد تھا کہ اس کا اظہار انہوں نے ایک طویل نظم میں کیا جس کے چند اشعار یہ تھے۔

بکیت علی زید ولم ادرما فعل
احی یرجی ام اتی دونہ الاجل
تذکرنیہ الشمس عند طلوعھا
و تعرض ذکراہ اذ قارب الطفل
و ان ھبت الارواح ذکرہ
فیا طول حزنی علیہ و یا وجل

کہ میں زید کے لئے روتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے یا اس پر موت آ چکی ہے۔ سورج کا طلوع ہونا مجھے اس کی یاد دلاتا ہے اور جب بھی کوئی بچہ میرے قریب ہوتا ہے تو مجھے اس کی یاد آتی ہے اور جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد مجھے تڑپاتی ہے۔ وائے حسرت میرا یہ غم کتنا طویل ہے۔

اس گمشدگی کے بعد کلب قبیلہ کے کچھ لوگ حج کرنے آئے۔ انہوں نے وہاں زید کو دیکھ لیا اور پہچان لیا اور زید نے بھی ان کو پہچان لیا اور انہیں پیغام دیا کہ میرے گھر والوں کو میری اطلاع کر دینا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ پریشان ہیں۔ ان لوگوں نے یہ بات جب زید کے والد کو بتائی تو وہ بے اختیار کہنے لگے رب کعبہ کی قسم میرا بیٹا واقعی وہی تھا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر ان کو وہ جگہ بتائی اور بتایا کہ وہ اس وقت کن کے پاس ہیں۔ ایسی جدائی کے بعد جب وصل کی گھڑیاں قریب آ رہی ہوں خونی رشتوں کا اس طرح دوبارہ مل جانا یہ نظارہ دیدنی ہوتا ہے۔ مگر اس کہانی کا یہ باب عجیب ہے اور منفرد بھی۔ چنانچہ حضرت زید کے والد حارثہ اور چچا کعب مکہ آئے اور آنحضورؐ کا پتہ پوچھتے پچھاتے جب گھر آئے تو پتہ چلا کہ حضور اس وقت خانہ کعبہ میں ہیں۔ وہ دونوں وہاں چلے گئے اور آنحضورؐ سے ملے اور درخواستیں کرنے لگے کہ آپ ہم پر احسان کریں ۔ مہربانی فرمائیں۔ آپ لوگ متولی کعبہ ہیں۔ آپ سے ہم حسن سلوک کی امید لے کر آئے ہیں۔ آپ فدیہ کے حوالے سے رعایت برتیں۔ آپؐ نے فرمایا کون ہے جس کے لئے تم یہ کہہ رہے ہو۔ انہوں نے کہا زید بن حارثہ ۔ آپؐ نے فرمایا میں اسے ابھی بلاتا ہوں اور اسے اختیار دیتا ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ جانا چاہے تو شوق سے جائے اور اگر میرے ساتھ رہنا چاہے تو میں ایسا نہیں ہوں کہ کوئی مجھے دوسروں پر ترجیح دے اور میں اس کی پرواہ نہ کروں۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے تو بہت ہی احسان کیا ہے۔ آپؐ نے زید کو بلوایا اور پوچھا ان کو پہچانتے ہو۔ کہنے لگے ہاں۔ فرمایا کون ہیں۔ زید نے کہا یہ میرا باپ ہے اور یہ میرا چچا ہے۔ فرمایا تم میرے ساتھ رہ کر مجھے دیکھ اور جان چکے ہو۔ اب تمہیں اختیار ہے چاہے تو مجھے اختیار کر لو چاہے ان کو۔ زید کہنے لگے میں آپ پر کسی کو اختیار نہیں کر سکتا۔ آپؐ ہی میرے باپ ہیں ، آپؐ ہی میرے چچا ہیں۔ ان دونوں نے کہا تیرا ناس ہو کیا غلامی کو ترجیح دے رہا ہے اور غیروں کو اپنے باپ اور چچا اور گھر والوں پر۔ زید نے کہا ہاں میں نے اس شخص (محمدؐ رسول اللہ) میں جو کچھ دیکھا ہے میں ان پر آپ کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ یہ کہہ کر اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ آنحضورؐ نے زید کو اٹھایا اور لوگوں کے سامنے اعلان کیا گواہ رہو زید میرا بیٹا ہے اور میرا وارث ہے۔ اس وقت سے انہیں زید بن محمد پکارا جانے لگا حتیٰ کہ سورۃ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِهِمْ کہ ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

اور اس محبت کے ساتھ جو تقدس تھا اس نے ان کی محبت کو چار چاند لگا دئے۔ دیکھو یہ رسول اللہ ﷺ سے کیسی محبت اور اخلاص ہے کہ آپؐ کے مقابل اپنے باپ کو بھی درخور اعتناء نہیں جانا۔ اسے کہتے ہیں سچی محبت جو اپنے ساتھ غیرت رکھتی ہے اور اس میں ایسی وفا ہے کہ کوئی تعلق رشتہ کوئی محبت اس کو منقطع نہیں کر سکتی۔

☆......☆......☆

حضرت ابو بکرؓ کے عشق ومحبت کا تذکرہ

☆...... آنحضور ﷺ نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کو آپؐ کی مصاحبت اور معیت نصیب ہوئی۔ بلاشبہ یہ رفاقت نصیبوں والوں کو ہی ملا کرتی ہے۔ اس سفر کی ایک ایک منزل حضرت ابو بکرؓ کی اپنے آقا و مولا سے محبت اور عشق کی گواہی دیتی ہے۔ اس وقت ساتھ جانا ہی موت کو گلے لگانے کے مترادف تھا مگر حضرت ابو بکرؓ تو اس وجود پر ہزار جانیں نچھاور کر دینا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔

ہجرت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ بیان فرماتے ہیں ہم مکہ سے چلے۔ ایک رات اور اگلے دن ظہر کے وقت تک چلتے رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہ کہیں سایہ ہو تو ہم وہاں ٹھہر جائیں۔ ایک چٹان دکھائی دی اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہاں سایہ ہے۔ میں نے وہ جگہ صاف اور ہموار کی اور

آنحضرتؐ کے لئے بچھونا بچھایا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ آرام فرمایئے۔ میں باہر جائزہ لینے کے لئے نکلا کہ ہماری تلاش میں کوئی ادھر تو نہیں آ رہا۔ اس اثناء میں مجھے بکریوں کا ایک چرواہا ملا جو چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لے جا رہا تھا۔ وہ بھی سایہ کی تلاش میں تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں پہچانتا تھا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا ہمیں دودھ دوہ کر دے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے دودھ دو اور دیکھو بکری کے تھن اچھی طرح صاف کر لینا اور اپنے ہاتھ بھی۔ اس نے دودھ دوہا۔ میں نے آنحضورؐ کے لئے ایک چھاگل ساتھ رکھی تھی جس میں پانی تھا۔ میں نے اس میں وہ دودھ ڈالا جس سے وہ دودھ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں آنحضرتؐ کے پاس وہ دودھ لایا۔ آپؐ اس وقت تک بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے وہ دودھ آپؐ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا حضور پی لیجئے۔ فَشَرِبَ حَتَّی رَضِیْتُ۔ آپؐ نے دودھ پیا حتی کہ میں خوش ہو گیا۔ یہ محبت کا بہت ہی دلنشین انداز ہے کہ میرے محبوب نے شوق سے پیا تو میں خوش ہو گیا۔ یہ اپنائیت اور محبت کا خاص انداز ہے۔ یہ بے ساختہ محبت ہے جو لفظوں کو نیا رنگ اور نئے معنی پہناتی ہے۔

(بخاری جلد اول کتاب بنیان الکعبۃ باب ہجرۃ النبیؐ)

☆...... اس سفر کے دوران جب سراقہ بن مالک نے آپؐ کا پیچھا کیا اور آپؐ کے قریب پہنچ گیا تو حضرت ابو بکرؓ کبھی یہ سوچ کر کہ حملہ پیچھے سے نہ ہو آنحضورؐ کے پیچھے ہو جاتے اور کبھی یہ تصور کر کے آگے سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو آپؐ کے آگے ہو جاتے۔ غرض اپنے محبوب آقا کی طرف آنے والے ہر حملہ کے سامنے سینہ سپر تھے۔ فدائیت اور جانثاری کی یہ وہ مخلصانہ ادائیں تھیں جن کو آنحضورؐ بھی خوب سمجھتے تھے۔ آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کی ان مخلصانہ محبتوں کا کیسے دلنشیں پیرائے میں تذکرہ کیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں: مجھ پر لوگوں میں سے ابو بکر کا احسان مال اور رفاقت کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہے اور اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل (جس کی محبت میرے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے) بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ گویا خدا کے بعد سب سے بڑا محبوب آپؐ کے ابو بکرؓ تھے اور ایک موقعہ پر فرمایا اللہ نے مجھے تم لوگوں کی طرف بھیجا۔ تم نے جھٹلایا اور ابو بکر نے مجھے سچا مانا اور اپنی جان اور مال سے میری خدمت کی۔

☆...... عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں میں نے پوچھا یارسول اللہ آپ کو لوگوں میں سے سب سے پیارا کون ہے۔ فرمایا عائشہ اور مردوں میں عائشہ کے باپ (ابو بکر)۔

☆...... آنحضورؐ کے وصال پر حضرت ابو بکرؓ کی صبر و ہمت سے لبریز محبت کا اظہار یوں ہوا کہ آپ کو جب آنحضورؐ کے وصال کی اطلاع ہوئی۔ آپ آئے اور آنحضورؐ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا، آپ کو بوسہ دیا اور کہا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، آپ ہر حال میں اچھے ہیں، زندگی ہو یا موت۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آپؐ پر دو موتیں نہیں آئیں گی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ محبت کے ساتھ ساتھ گہرا عرفان بھی رکھتے تھے۔ آپؓ جانتے تھے کہ انسانی نفس نے تو موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے مگر میرے آقا ابدی حیات رکھتے ہیں اور حقیقتاً ان پر نہ موت ہے نہ فنا یہ تو محض ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف انتقال ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب ابواب فضائل ابی بکر)

☆......☆......☆

حضرت عمرؓ کا انداز محبت

ایک محبت کی یہ ادا تھی جو حضرت ابو بکرؓ کی تھی اور ایک یہ ادا تھی جو حضرت عمرؓ کی تھی کہ ان کی محبت یہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھی کہ آنحضورؐ بھی وفات پا سکتے ہیں۔ اور یہ دراصل محبت کی اس حالت کا نام ہے جہاں عقل اور فہم پر محبت پردہ ڈال دیتی ہے اور یہ ایسی وارفتگی کی کیفیت ہوتی ہے جو انسان کے شعور پر قبضہ کر لیتی ہے۔ جہاں عاشق عشق و محبت کی مستی میں کچھ ایسا کھویا جاتا ہے کہ اسے محبوب کے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اس محبت کا نمونہ ایک دوسرے محبّ رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے اس مرثیہ میں بھی ملتا ہے جو انہوں نے آنحضورؐ کے وصال پر لکھا جس کا ایک شعر یہ تھا کہ۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِی عَلَیْكَ النَّاظِر
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْكَ كُنْتُ اُحَاذِر

کہ تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ میری آنکھ کا نور تھا۔ آج میں اندھا ہو گیا ہوں۔ اب مجھے تیرے بعد کسی کے مرنے کی پرواہ نہیں۔ جو چاہے مرے میں تو تیرے لئے فکرمند تھا۔

☆...... حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ آیت "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل ...." پڑھی تو ایسا معلوم ہوا جیسے لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہے۔ ابو بکرؓ نے پڑھی تو معلوم ہوا۔ پھر تو زبان زد عام ہو گئی۔ جس کو دیکھو وہی آیت پڑھ رہا ہے۔

☆...... سعید بن میبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں نے یہ آیت سنی ہی نہ تھی۔ جب ابو بکرؓ نے پڑھی تو میں نے سنی اور میں سمجھا۔ پھر تو غم سے میری ٹانگیں کانپنے لگیں (جیسے کہتے ہیں میرے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی) مجھ سے پاؤں اٹھائے نہیں جاتے تھے حتی کہ میں زمین پر گر گیا کہ واقعی آنحضورؐ وفات پا گئے ہیں۔

پس محبت کا ایک یہ انداز ہے کہ انسان غم اور صدمہ سے گویا اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ)

☆......☆......☆

بیٹی کا انوکھا انداز محبّت

محبت کے بھی اپنے اپنے رنگ ہیں۔ اپنی اپنی ادائیں ہیں۔ حضرت فاطمہ کی محبت کی اپنی ادا تھی اور اس معاشرے میں جہاں عورت جانوروں سے بھی بدتر سمجھی جاتی تھی اس میں آنحضرتؐ نے جو مقام اور مرتبہ عورت کو دیا وہ قابل تحسین اور قابل تقلید اور قابل رشک بھی ہے۔

☆...... حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضورؐ جب حضرت فاطمہؓ کے پاس جاتے تو فاطمہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھتیں، آنحضورؐ کا بوسہ لیتیں، آپؐ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں اور جب آنحضورؐ کے پاس جاتیں تو آنحضورؐ بھی اٹھ کھڑے ہوتے، آپؓ کو پیار کرتے، اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ جب آپؐ بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہؓ آئیں۔ آپؐ پر جھک کر آپؐ کو بوسہ دیا۔ سر اٹھایا تو آپؓ رو رہی تھیں۔ پھر حضورؐ پر جھک گئیں۔ پھر جب سر اٹھایا تو مسکرا رہی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضورؐ کی وفات کے بعد میں نے حضرت فاطمہؓ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپؓ نے بتایا کہ مجھے آنحضورؐ نے پہلے جب اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی۔ پھر حضور نے مجھے بتایا کہ تم مجھ سے جلد ملو گی تو میں خوش ہو گئی (کہ اس عارضی جدائی کے بعد جلد ہمیشہ کی رفاقت نصیب ہو گی)۔

(ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل فاطمۃ)

☆...... حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضورؐ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپؐ پر غشی طاری ہونے لگی تو آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہے۔ آپؐ نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی سختی نہ ہو گی۔ جب آپؐ وفات پا گئے تو حضرت فاطمہؓ یہ کہہ کر رونے لگیں ہائے میر پیارے ابا آپ نے اپنے رب کا بلاوا منظور کر لیا۔ جنت الفردوس کو اپنا ٹھکانا بنانا قبول کر لیا.......... یہ وہ کیفیات ہیں جو محبت کی نگاہ سے دیکھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب آنحضورؐ کی تدفین ہو گئی تو حضرت فاطمہؓ نے حضرت انسؓ سے کہا تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ رسول اللہ پر مٹی ڈالو۔ بلاشبہ پیارے کی یہ حالت نہ دیکھی جا سکتی تھی اور نہ دل اسے قبول کرنے کو تیار ہوتا تھا مگر جیسے حضرت فاطمہ نے بھی کہا کہ بلانے والے کی آواز پر لبیک کہنا پڑتا ہے۔ بلانے والا جانے والے سے زیادہ پیارا ہوتا ہے اس لئے پھر انسان بادل نخواستہ اس جدائی کو قبول کر لیتا ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

امداد طلباء

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج لیول پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

یہ رقم بمد آمد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔ (نگران امداد

اجتماع مبارک

Herzlich Willkommen

Merz Merz Merz Fa,Merz Fa.Merz Fa.Merz

اجتماع کے موقعہ پر ہم معزز مہمانوں کو
اپنے شہر اپیل ہائم میں خوش آمدید کہتے ہیں

جرمنی میں سب سے پہلے گائے کی سلامی اور شنکن کو متعارف کروانے والے، پیزہ کے کاروبار کرنے والوں کی خدمت میں پیش پیش

Fa.Merz

Maybach Str - 2   69214 Eppelheim

Tel: 06221 - 7924-0   Fax: 06221 - 7924-25

E-Mail: Merz Fleischwaren@T.online.de

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کام دعاؤں کی برکت سے آسان ہو جاتے تھے۔ انہی دعاؤں کے معجزے تھے جو سارے عرب نے دیکھے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن دعاؤں کا حکم دیتے تھے وہ تب قبول ہونگی اگر دل کی گہرائی سے، سچے دل سے کی جائیں اور دن بھر کا عمل ان دعاؤں کی سچائی پر گواہی دے

پاکستان اوربعض دوسرے ممالک میں آج کل جماعت کو جن حالات کا سامنا ہے ان کے پیش نظر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُورِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا خصوصیت سے بہت کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۸؍اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۸؍شہادت ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين۔
﴿هُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾.
(سورة المومن آیت ٦٦)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کا ذکر چل رہا تھا اور ابھی یہ ذکر جاری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تو اوڑھنا بچھونا ہی دعائیں تھیں۔ دن رات، اٹھتے بیٹھتے، صبح و شام اتنی دعائیں آپ نے کی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ سوائے دعا کے زندگی بھر کوئی شغل ہی نہیں تھا مگر شغل تھے بھی، دعاؤں کی برکت سے ہی وہ شغل پورے ہوا کرتے تھے۔ لڑائیاں بھی کیں، بڑے بڑے مجالس میں مضامین بیان فرمائے۔ کثرت کے ساتھ نصیحتیں فرمائیں لیکن ان سب کے پس پشت آپ کی دعائیں تھیں جو کھڑی تھیں اور انہی دعاؤں کے معجزے تھے جو سارے عرب نے دیکھے۔ پس اب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض دعائیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، ان دعاؤں سے پتہ چلتا ہے کہیں کہیں بیچ میں قرآن کریم کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں لیکن اس رنگ میں نہیں جس طرح بعینہٖ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے انہی کی روشنی میں اپنی دعاؤں کو ڈھالا ہے۔

پہلی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دن میں سو بار یہ کہا "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اُسی کی ہے اور تمام تعریفیں اُسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ اصل الفاظ اس کے جو بعضوں کو آسانی سے یاد بھی ہو سکتے ہیں وہ یہ ہیں "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔ جس نے سو دفعہ یہ دعا کی اس کے متعلق فرمایا تو اسے دس گردنوں کے (آزاد کرنے کے) برابر (ثواب) ملے گا۔

(بخاری کتاب الدعوات)

اب دس گردنوں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب کا جو مضمون ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے عشاق کو غلاموں کو آزاد کرنے کا بہت شوق تھا اور یہ جتنے بھی الزام مغرب کی طرف سے لگائے جا رہے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ آپ نے تو جو دنیا میں پہلے سے غلام بنائے گئے تھے ان کو آزاد کرنے کے لئے اتنی جدوجہد فرمائی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور وہی سلسلہ اگر مسلمانوں میں چلتا تو دنیا سے غلامی نابود ہو چکی ہوتی۔ لیکن آج کل کی قوموں کا یہ حال ہے کہ غلام بنائے ہوئے ہیں۔ جو پہلے غلام تھے وہ انفرادی غلام تھے اب پوری کی پوری قومیں غلام ہیں اور دور بیٹھے ان کی غلامی کے سلسلہ کو بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی دنیا میں پتہ بھی ان کی رضا کے بغیر نہیں ہلتا ان معنوں میں کہ خدا بنے ہوئے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ ہماری رضا کے سوا پتہ بھی نہیں ہلنا چاہئے۔ کہیں دنیا کے کونے میں کچھ ہو جائے وہیں ان پر نظر ہوتی ہے اور آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کس قدر ان کو غلام بنانے کی عادت ہے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے آئے تھے۔

فرمایا "اس کی ایک سو نیکیاں لکھ لی جائیں گی اور ایک سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن شیطان سے اُسے ایک پناہ حاصل ہو گی یہاں تک کہ شام ہو جائے"۔ یہ دن کی دعائیں ہیں جو شام تک اسی طرح چلتی ہیں "اور کوئی شخص اس سے بہتر اعمال کے ساتھ حاضر نہیں ہو گا جن کے ساتھ یہ حاضر ہو گا سوائے اس کے کہ کوئی شخص اس سے زیادہ عمل بجا لائے"۔ اب "سوائے اس کے" میں کون مراد ہو سکتا ہے۔ بہت سے ہیں جو درجہ بدرجہ مراد ہو سکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک تو اس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی مراد ہیں کیونکہ یہ سب کو دعا سکھا کر قربِ الٰہی کا ایک طریقہ سمجھایا اور پھر یہ متنبہ کر دیا کہ ہاں ایسا شخص ہو سکتا ہے جو عمل میں تم سب سے بہت زیادہ ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی انکساری کا طریق یہ تھا کہ اپنا ذکر الفاظ میں چھپا کر کیا کرتے تھے۔ پس میرے نزدیک یہاں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خود اپنے بارے میں ذکر ہے۔

ایک دوسری حدیث سنن ابی داؤد کتاب الادب سے لی گئی ہے عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيقِ رضی الله عنه قال يا رسول اللّٰه مُرْنِی بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کچھ ایسے کلمات پڑھنے کا حکم دیں جو میں صبح بھی پڑھوں اور شام بھی پڑھوں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو۔ اے اللہ جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے غیب اور حاضر کو جانتا ہے۔ ہر چیز کا ربّ اور اس کا مالک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کی مشرکانہ باتوں کے شرّ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

"ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے"۔ یہ دو طرفہ مضمون ہے جو مالک ہو اس کی ذمہ داری ہے کہ ربوبیت بھی کرے اور اس سے تمام بنی نوع انسان کو یہ سبق سیکھنا چاہئے کہ جہاں رب بنتے ہیں، جہاں مالک بنتے ہیں وہاں ربوبیت بھی کرو اور اگر ربوبیت کرتے ہو تو مالک بنو گے ورنہ نہیں۔ تو یہ دو طرفہ مضمون ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا جب تم صبح کرو اس وقت کرو اور جب شام ہو اس وقت کرو۔ "جب صبح کرو" یعنی جب تمہاری صبح ہو اس وقت بھی یہ دعا کیا کرو اور جب شام ہو پھر اس وقت بھی یہ دعا کیا کرو اور جب اپنے بستر پر لیٹو اس وقت بھی یہ دعا کیا کرو۔

ایک حدیث ابوداؤد کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا "تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں صبح و شام تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفل ہو جائے گا"۔ اب اس میں تین سورتوں، قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا ذکر ہے اور یہاں تین مرتبہ فرمایا ہے، تین مرتبہ پڑھا کرو۔ تو جن لوگوں کے لئے لمبی دعائیں کرنا مشکل نہ ہو ان کو بھی چھوٹی چھوٹی دعائیں بھی سمجھا دی تھیں تاکہ ان دعاؤں کے ذریعہ سے وہ اعلیٰ درجات حاصل کریں۔

اب دیکھیں سو دفعہ یا تین سو دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ فرمایا ہے۔ تین دفعہ صبح بھی پڑھو اور شام کو بھی پڑھو لیکن ان تین دفعہ پڑھنے کے نتیجے میں تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہو گے اور پناہ میں آ جاؤ گے کیونکہ یہ تینوں دعائیں شیطان کے شر سے بچنے کے لئے اور اس کے اثرات سے بچنے کے لئے ہیں۔ پس یہ مطلب نہیں ہے کہ منہ سے نکال دو یہ دعائیں اور وہی بات پوری ہو جائے گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو دعائیں کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ تب مقبول ہوتی ہیں جب دل سے کی جائیں اور عمل سے بھی کی جائیں۔ تو بظاہر چھوٹی سی بات ہے تین دفعہ یہ دعائیں پڑھنا لیکن سارا دن کا عمل ان کی سچائی کو ثابت کرے گا اور سارے دن کا عمل ان کو جھٹلا بھی سکتا ہے۔ پس اگر یہ دعائیں کرو تو اللہ تعالیٰ ہر دوسری چیز کی ضرورت سے تمہارا متکفل ہو جائے گا۔ جن لوگوں کو دنیا کی مشکلات میں خدا کی پناہ چاہئے اموال کی کمی ہو، ضرورتیں ہوں، ان سب کے لئے یہی دعا آنحضور ﷺ نے فرمائی۔ یہ کافی ہو جائے گی اگر سچے دل سے کرو گے اور اس میں یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ تین دفعہ سے مراد یہ نہیں کہ صرف تین دفعہ پہ اکتفا کر جاؤ۔ تین دفعہ کم سے کم طاقت رکھنے والے انسان کے لئے ہے جس کو زیادہ کی توفیق ملے اس کو سارا دن یہ دعائیں کرنے کی توفیق ملے تو وہ سارا دن بھی کر سکتا ہے۔ چھوٹی سی دعائیں ہیں اور ان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

ایک مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار سے حدیث لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں سستی اور کبر کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

"رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ رات کے شر میں موت بھی واقع ہو جاتی ہے اور اس شر میں وہ بات شامل ہے جیسا کہ آگے ایک حدیث میں اس کا ذکر ملے گا۔ پھر "سستی سے اور کبر کی برائی سے"، سارا دن کام کرنے کے بعد انسان اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ میں نے کن معاملات میں سستی کی، کن موقعوں کو کھو دیا۔ تو جب یہ دعائیں کرے گا تو پھر اس کو توفیق ملے گی کہ آئندہ اس سستی سے بچے اور کبر کے لئے فرمایا کہ جو سمجھتا ہے کہ میں نے سستی نہیں کی اور بہت اچھا صرف ہوا، بہت بڑا کام کیا، اس کے دل میں تکبر پیدا ہو سکتا ہے تو اس کو بھی خدا کے حضور جھکنے کی نصیحت فرمائی گئی ہے کہ تم اپنی بڑائی نہ سمجھنا جو کچھ پایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایا ہے۔

آخر پہ ہے "اے اللہ میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ قبر کے عذاب سے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے اور قبر میں سمجھتا ہوں ایک دنیا کی بھی قبر ہے اور وہی قبر جو ہے وہ متمثل ہو جائے گی دوسری دنیا کی قبر میں۔ بہت سے انسان اپنی قبروں میں سوئے پڑے ہیں اور ان کو عذاب تو ہو رہا ہے لیکن ان کو اس وقت محسوس نہیں ہو رہا، جب وہ مریں گے تو اس قبر سے جس سے واپس آنا ممکن نہیں اس میں وہ محسوس کریں گے کہ زندگی بھر ہم نے اسی قبر میں گزاری تھی لیکن اس کے عذاب کو محسوس نہیں کیا یا بعض کرتے بھی ہونگے تو چھپا کے کرتے ہونگے۔ سینہ کو غیروں سے چھپا کر اسی قبر میں جلتے بھی رہتے ہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں جن کو ہم خود سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے سینوں کی قبروں میں جل رہے ہوتے ہیں اس لئے قبر کے عذاب سے پناہ کی دعا میں بہت اہتمام کرنا چاہئے۔ ہمیشہ قبر کے عذاب سے خواہ وہ زندگی کی قبر ہو یا مرنے کے بعد کی اس کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہئے۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ میں تیرے نام ہی سے مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی زندہ ہوتا ہوں اور جب اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کر دیا اور اسی کی طرف ہمارا اٹھایا جانا ہے۔

ایک بخاری کتاب الدعوات سے حدیث لی گئی ہے۔ براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جب تُو اپنے بستر کا قصد کرے تو یہ دعا پڑھا کر: اے اللہ! مَیں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں، تیری طرف اپنا رُخ کرتا ہوں اور رغبت اور خوف کی حالت میں تیرا ہی سہارا ڈھونڈتا ہوں۔ تیری مشیت کے خلاف کوئی پناہ یا نجات نہیں مل سکتی۔ اس کتاب پر جو تُو نے اتاری ہے ایمان لاتا ہوں اور اس نبی پر بھی ایمان لاتا ہوں جسے تُو نے بھیجا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اس دعا کی حالت میں اگر نیند میں ہی موت بھی واقع ہو جائے تو پھر تو گویا فطرت پر مرے گا۔

فطرت پر مرنے سے مراد یہ ہے کہ اس دعا کے ذریعہ سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور نوزائیدہ بچہ جس طرح مر جاتا ہے اس طرح تو پاک وصاف مرے گا۔

ایک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخاری کتاب الدعوات میں روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو پہلے لحاف کو اندر کی جانب سے اچھی طرح جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس میں کیا چیز آ گئی ہے۔

یہ دیکھیں کتنا خیال ہے اپنی امت کا آدمی حیران رہ جاتا ہے چھوٹی چھوٹی نصیحتیں ہیں بڑے بڑے فوائد ہیں۔ بعض دفعہ بستروں میں سانپ گھس جاتے ہیں اور خاص طور پر سندھ میں میں نے یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ وہاں بہت ہی ضروری ہے کہ اپنے بستر کو جھاڑا جائے کیونکہ بعض دفعہ بچھو گھس جاتے ہیں بعض دفعہ سانپ گھس جاتے ہیں اور یہاں بھی اسلام آباد میں بعض دفعہ مکڑیاں بستر میں گھسی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس حدیث کی برکت سے میں ان سے بچتا ہوں۔ جب لحاف اٹھا کے دیکھتا ہوں تو اس وقت چلتے پھرتے جانور نظر آ جاتے ہیں۔ تو آنحضور ﷺ کے فرمودات دن رات ہماری حفاظت کر رہے ہیں۔ کوئی لحہ نہیں جب حضور ﷺ کو اپنی امت کی فکر نہ ہو، ہر پہلو سے ہر بات بیان فرما دی۔ دن رات درود بھیجیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر تو اس کا بدلہ نہیں اتر سکتا۔ اللہ ہی ہے جو آپ پر رحمتیں فرمائے اتنی کہ بے حساب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنے کی جو تاکید فرمائی ہے یونہی نہیں بہت گہری حکمتیں ہیں اس میں۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل نے کہا کہ ہم میں سے کوئی اگر سونے کا ارادہ کرے تو ابوصالح اسے حکم دیتے ہیں کہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب جو ہمارا اور ہر چیز کا رب ہے۔ اے دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والے اور تورات اور انجیل اور فرقان کے نازل کرنے والے میں ہر اس چیز سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی چوٹی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ اور تو ظاہر ہے اور تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں۔ اور تو باطن ہے اور تجھ سے مخفی تر بھی کوئی چیز نہیں۔ ہماری طرف سے ہمارا قرض چکا دے اور ہمیں فقر سے مستغنی کر دے۔ اور یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے حضرت سہل بیان کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک اس روایت کو پہنچایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنن ابن ماجہ میں کتاب الدعاء میں مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم صبح اٹھو تو یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ! تیری ہی توفیق سے ہم نے صبح کی اور تیری ہی توفیق سے ہم نے شام کی اور تیرے ذریعہ ہی ہم زندہ رہتے ہیں اور تیرے ذریعہ ہی ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم نے زندہ ہونے کے بعد اٹھ کر آنا ہے اور جب شام ہوتی تو آپ کہا کرتے تھے اے اللہ! ہم نے تیری توفیق کے ساتھ شام کی اور تیری توفیق سے ہم زندگی گزارتے ہیں اور تیرے ذریعہ ہی مرتے ہیں اور تیری طرف ہی واپس لوٹ کر آنا ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو شخص رات کو اچانک بیدار ہونے پر یہ دعا پڑھے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اس کی ہے اور حمد کا بھی صرف وہی مستحق ہے اور وہ ہر ایک چیز کے کرنے پر قادر ہے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور کسی کو برائی سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی بجا لانے کی قوت ہے مگر اللہ کے ذریعہ سے۔ پھر یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے بخش دے یا اس نے کوئی بھی دعا کی تو اس کی دعا قبول

ہو گی۔ اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نوافل ادا کرے تو اس کی نماز بھی مقبول ہو گی۔

یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ جب بھی رات کو اچانک آنکھ کھلے اسی وقت اٹھ کے نوافل پڑھے۔ اس کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی ملتا ہے کہ رات کو اٹھتے تھے یہ دعا کرتے تھے اور پھر سو جاتے تھے اور پھر تہجد کے لئے آپ اٹھا کرتے تھے اور پھر یہ دعائیں سب دوہراتے تھے۔ تو اس لئے یہ نہ کوئی سمجھ لے کہ جب بھی رات کو آنکھ کھلے، بعض لوگوں کی تین تین چار چار بار آنکھ کھلتی ہے تو اٹھتے ہی فوراً وضو کیا کریں اور تہجد پڑھا کریں۔ تہجد اپنے وقت پر ہی پڑھی جائے گی۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ جب تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے: اے میرے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا نور ہے۔ تُو زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کا قَیِّم یعنی قائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو حق ہے، تیرا وعدہ اور تیری بات حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت اور آگ اور (قیامت کی) گھڑی حق ہے۔ انبیاء حق ہیں اور محمد ﷺ حق ہیں۔ اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف جھکتا ہوں۔ اور تیری دی ہوئی قوت سے ہی مخاصمت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔ میرے ظاہر و باطن کو بھی بخش دے۔ تُو ہی ترقیات بخشنے والا ہے اور تُو ہی محروم کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری کتاب الدعوات)

یہ روایت بھی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری ہی میں مروی ہے۔ کیونکہ دونوں صحابی تھے اس لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنا چاہئے۔ ابن عباس بھی صحابی اور حضرت عباس بھی صحابی۔ روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ ایک رات حضرت میمونہؓ کے ہاں بسر کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رات کو اٹھے اور قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر آپؐ نے چہرہ مبارک اور ہاتھ دھوئے۔ پھر آپؐ سو گئے۔ اس لئے وہ جو پہلی روایت تھی یہ روایت اس کی تشریح کر رہی ہے کہ ہر دفعہ اٹھنے پر تہجد نہیں پڑھا۔ فارغ ہوئے، چہرہ صاف کیا، ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔ کچھ دیر کے بعد پھر اٹھے اور مشکیزہ کے پاس تشریف لا کر اس کی رسی کھولی، وضو فرمایا......... راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور عطا فرما اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور عطا فرما۔ میری دائیں طرف اور میری بائیں طرف بھی نور عطا فرما۔ میرے اوپر اور میرے نیچے بھی نور عطا فرما۔ میرے آگے بھی نور عطا فرما اور پیچھے بھی نور عطا فرما۔ مجھے نور ہی نور عطا فرما دے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے گویا مجسم نور کر دیا تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں جس طرح بریلوی خیال کرتے ہیں کہ حضور انسان تھے ہی نہیں، جسم ہی نہیں تھا صرف نور تھا۔ سایہ بھی نہیں ہوا کرتا تھا۔ یہ محض آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پر حکمت باتوں کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعد کے جاہل علماء نے باتیں بنائی ہیں۔ آنحضورؐ نور تھے یعنی خدا کا نور تھا جو آپ کے جسم میں گھلا ہوا تھا۔ آپ کے دل پر اس نور کی حکومت تھی۔ آگے پیچھے، دائیں بائیں آپ ہی کا نور چلتا تھا یہاں تک کہ بعض صحابہ کو بھی آپ نے یہ نور عطا فرمایا۔ یعنی آپؐ کی برکت سے صحابہ بھی نور ہو گئے اور رات کو چلتے وقت بعض صحابہ نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ ان کے پاس کوئی روشنی نہیں تھی لیکن ایک نور تھا جو ان کے چہرہ سے نکل کر آگے پڑ رہا تھا اور وہ اس روشنی میں قدم اٹھا رہے تھے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نور جیسا کہ قرآن کریم میں سورۃ نور میں ذکر آتا ہے آپؐ کے صحابہ کے گھروں میں بھی روشن ہوا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی برکت سے وہی نور دوبارہ ہم سب میں روشن ہو گا۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک روایت بخاری کتاب الدعوات میں قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اُمّ سلیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرض کی کہ یہ انس ہے یہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا "اے اللہ اس کو بہت مال اور اولاد دے۔ اور جو تو نے اسے عطا کیا ہوا ہے اس میں اس کے لئے برکت رکھ دے"۔ تو اپنی خدمت کرنے والوں کے لئے آنحضور ﷺ بہت دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ مسلم سے لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یوم قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو جبرائیل تمہارے ساتھ ہے۔

اب یہاں ہجو کا مضمون ہے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ لیکن یہاں ان کی ہجو ہے جو پہلے ہی خدا تعالیٰ کی ہجو کر رہے تھے۔ خدا اور اس کے پاک بندوں کی ہجو کر رہے تھے تو ان کی ہجو کرنا جائز ہے بلکہ اس کا حکم ہے اور فرمایا کہ جبرائیل تمہاری مدد کرے گا۔

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جب دشمنوں کی ہجو کہی ہے یا ہجو کی ہے تو اس حدیث کے تابع کی ہے اس میں کوئی بھی برائی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس ہجو میں جبرائیل سے آپ کی مدد فرمائی۔ چنانچہ جیسا کہ اس روایت میں ہے مشرکین کی ہجو کرو جبرائیل تمہارے ساتھ ہے، حضرت حسان جب کفار کے جواب میں ہجویہ اشعار پڑھتے تھے تو حضورؐ ساتھ ساتھ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دیتے جاؤ۔ اللہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے۔

تو اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضور ﷺ کی طرف سے ہی ہجو کرتے تھے اور وہ جو عیسائیوں نے شور مچایا ہوا ہے وہ ہجو بھی ان کی شرارتوں کی وجہ سے کی گئی ہے اور آنحضورؐ کی طرف سے آپ جواب دیا کرتے تھے اور آپ کی اس دعا کے تابع تھے، اس کے سائے تلے یہ ہجو کیا کرتے تھے کہ خدا تیری روح القدس سے مدد فرمائے۔

ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو آپ دعا کرتے اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا فرما جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب کو ہم پر آسان کر دے۔ جتنا یقین بڑھے اتنا ہی مصائب آسان ہو جاتے ہیں۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اس کی بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہماری سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ دنیا ہمارا مَبْلَغِ عِلْم ہو اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

یہ حدیث ریاض الصالحین کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد حصین کو یہ دو کلمات سکھائے تھے جس سے وہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے میری ہدایت کے ذرائع الہام کر اور میرے نفس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

اَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا کا مضمون ہی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہاں بیان فرمایا ہے۔

ایک حدیث مسلم کتاب الذکر والدعاء سے حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے خولہ بنت حکیم اَلسُّلَمِيَّة کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی کسی گھر میں قیام پذیر ہو، پھر اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگے جو اس نے پیدا کی ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اس گھر سے رخصت ہو جائے۔

اس کے ترجمہ میں میرا خیال ہے کچھ نقص رہ گیا ہے۔ اصل میں یہاں مسافر کا ذکر چل رہا ہے۔ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ یہاں مسافروں کو دعا سکھائی گئی ہے جس منزل پر بھی اتریں وہاں یہ دعا کیا کریں۔ تو ہر منزل کے اپنے اپنے شر ہوتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور پھر جب وہ دوبارہ سفر اختیار کریں تو پھر یہی دعا دوہرایا کریں۔ جتنی منزلیں طے کرنی ہیں ہر منزل پر یہی دعا جاری رہے۔

ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الدعاء۔ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے: میں اللہ کے پاس تمہارے دین، تمہاری امانتداری اور تمہارے اچھے اعمال کو بطور امانت رکھتا ہوں۔

اب لشکر کو جہاد کے لئے روانہ کر رہے ہیں اور بظاہر یہ انسان سوچتا ہے کہ اللہ تمہیں ہر شرّ سے بچائے دشمنوں سے مگر جو شہید ہو وہ تو ہر شر سے بچ گیا۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان کو زندگی کی دعائیں نہیں دیا کرتے تھے بلکہ جو امانتیں ان کے سپرد تھیں ان امانتوں کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کرنے کی دعا کیا کرتے تھے تاکہ جب وہ جان آفریں کے سپرد اپنی جان کریں تو شہادت کی موت امانت کا بوجھ اٹھائے ہوئے، اس کا حق ادا کرتے ہوئے واقع ہو۔ پس اس پہلو سے یہ حدیث دوبارہ سن کے سمجھیں "تمہارے دین، تمہاری امانت داری اور تمہارے اچھے اعمال کو بطور امانت رکھتا

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

ہوں"۔

اب ثبات قدم کے تعلق میں بعض دعائیں۔ مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ جب بھی اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تو یہ دعا کرتے: اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنی اطاعت پر قائم رکھ۔

پس آنحضور ﷺ جو سب سے زیادہ جن کو ثبات قدم عطا فرمایا گیا تھا آپؐ بھی دعاؤں سے غافل نہیں تھے اور جانتے تھے کہ یہ ثبات قدم اللہ ہی کی وجہ سے مجھے ہے اور وہ لوگ جن کی زندگی الٹتی پلٹتی رہتی ہے کبھی شر سے مارے جاتے ہیں کبھی خیر کے نتیجے میں مارے جاتے ہیں ان کو خصوصیت سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول اذا خاف قوماً۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کو جب کسی دشمن کے حملہ کا ڈر ہوتا تھا تو آپ یہ دعا مانگتے: "اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں"۔ یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے۔ "اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں"۔

یہ بہت ہی ضروری دعا ہے جو آجکل کے حالات میں خصوصاً پاکستان میں جو مظلوم ہیں ان کے حق میں کرنی چاہئے اور میں کبھی بھی اس سے غافل نہیں رہتا اور ہمیشہ اس کا بہت اچھا اثر دیکھا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے اور بظاہر جن کے شر سے پناہ کی کوئی صورت نہیں ہوتی جب خدا کو ان کے سینوں میں داخل کریں یعنی خدا کے رعب ان کے سینوں میں بھریں تو پھر بعض دفعہ کایا پلٹ جاتی ہے۔ تو یہ دعا آج کل کے حالات میں خصوصیت سے اہل پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے حق میں کرنی چاہئے۔ باقی دنیا میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے بنگلہ دیش میں، ہندوستان میں، سب جگہ یہی دعا ہے جو ہماری طرف سے ان کے لئے ایک ڈھال بن جائے گی۔

مسلم کتاب الجہاد میں حضرت عبداللہ بن عوفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ان دنوں میں جبکہ آپ کو ایک دشمن سے جنگ لڑنا تھی سورج ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور بطور نصیحت فرمایا: اے لوگو! دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دعا مانگو لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! تو کتاب نازل کرنے والا ہے، بادلوں کو چلانے والا ہے، دشمن کی جمعیتوں کو شکست دینے والا ہے سو تو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

اب بادلوں کو چلانے کا اس میں کیا ذکر آیا۔ کتاب نازل ہوتی ہے آسمان سے اور بادل رحمت کی بارشیں بھی برساتے ہیں روحانی طور پر اور دنیاوی طور پر بھی مردہ زمینوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور بادلوں میں بجلیاں کڑکتی ہیں اور ان لوگوں کو بھسم کر دیتی ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی تقدیر چاہے کہ بھسم کر دے۔ تو اس لئے کوئی کلمہ بھی اپنے مقام سے ہٹا ہوا نہیں۔ کتاب کے نزول کے ساتھ ہی آسمان کی طرف سے بادلوں کا چلنا اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی روحانی برکتیں اور کتابوں کا نزول ان سب کی طرف حضور کی توجہ ہوئی اور پھر دشمن کو ان بجلیوں سے بھسم کر دے جو آسمان سے تیرے فضل کے اظہار کے لئے نازل ہوا کرتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری میں روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے اگر بہر حال موت کی تمنا کرنا ہی چاہے تو یہ دعا کرے کہ اے اللہ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلم میں یہ روایت ہے کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنے لشکر کو تقویت بخشی اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور احزاب کو مغلوب کیا۔

پھر بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ بدر کے روز آنحضور ﷺ جب کہ آپ ایک خیمہ میں موجود تھے آپ یہ دعا کر رہے تھے: "اے اللہ میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

یعنی عبادت کا معراج آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے اور وہ آپؐ کے صحابہ تھے۔ اگر وہ مٹ جاتے تو عبادت کا مضمون ہی دنیا سے غائب ہو جاتا۔ یہ ایک امکان کی بات نہیں یہ دعا کرنے کا ایک گر ہے، التجا کا ایک طریقہ ہے جو سب سے زیادہ مسلمانوں کو جنگ بدر میں بچانے کا موجب بنا۔

یہ خیمہ میں آنحضورؐ دعا کر رہے تھے اور شدتِ گریہ سے چادر سر سے اترتی جاتی تھی اور حضرت ابو بکر چادر کو پھر سیدھا کر دیتے تھے، اوپر رکھ دیتے تھے۔ آخر انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اب بس کیجئے، آپ نے اللہ کے حضور بہت عاجزانہ تضرعات کر لی ہیں۔ حضور اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے اسی حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور فرمایا جمعیتیں شکست کھائیں گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گی بلکہ ساعت ان کے وعدہ کی گھڑی ہے اور ساعت بہت ہلاکت خیز اور تلخ ہے۔ یہ وہ پیشگوئی تھی جو آنحضور ﷺ نے اس وقت فرمائی اور بعینہٖ لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر میں اب اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہئے کہ توکل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے یَا رَبِّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ مگر آپؐ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دور کر دیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کر دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۴۳)

اگر تم نے اخلاق سیکھنے ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدم چومو کیونکہ وہیں سے تمہیں اخلاق ملیں گے۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
MAIL ORDER EXPORT
BANGLA TV skydigital ZEE TV SONY Entertainment Television
+ All prices are exclusive of VAT

انجام بلند ایوانوں کا

(پروفیسر راجا نصراللہ خان ۔ ربوہ)

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ نوائے وقت (۲۵؍جنوری ۲۰۰۰ء) میں بعنوان "پاکستان روزِ اول سے تنہا اور یکتا ہے" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے متحدہ ہندوستان اور پھر خود مختار پاکستان کے چند امور کا ذکر کر کے یہ موقف بیان کیا ہے کہ ان واقعات سے اس خطہ کی انفرادیت اور یکتائی واضح ہوتی ہے۔ مثلاً تحریک پاکستان ، قرارداد مقاصد وغیرہ ۔ لیکن جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمد کا معمول ہے وہ کسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بعض ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو ان کے اپنے ذہن کی اختراع تو کہلا سکتی ہیں لیکن حقائق پر پورا نہیں اترتیں۔ آج کی محفل میں ہم ڈاکٹر صاحب کے متذکرہ مضمون میں بیان کردہ دو ایسی ہی باتوں پر جوابی گفتگو کریں گے جو ان کی غلط فہمی اور ٹیڑھی سوچ کا نتیجہ ہیں۔

تحریک خلافت اور اس کے نتائج

متحدہ ہندوستان میں تحریک خلافت کے ذکر میں ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں:

"یہ تحریک اتنی عظیم تھی کہ گاندھی کو بھی اس تحریک میں شریک ہونا پڑا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس وقت ہم نے مسلمانوں کا ساتھ نہ دیا تو پھر کبھی آئندہ ہمارے ساتھ مسلمان تعاون نہیں کریں گے"۔

حقیقت یہ ہے کہ گاندھی جی اور دوسرے ہندو دل سے مسلمانوں کا ساتھ دینے کے لئے اس تحریک میں شریک نہیں ہوئے تھے بلکہ انہیں اپنا مفاد اور لیڈری عزیز تھی۔ چنانچہ "تحریک خلافت" کے متعلق پروفیسر عبدالعزیز چوہدری "مطالعہ پاکستان" (سلمان پبلشرز۔ اردو بازار لاہور) کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں:

"جب ہندوؤں نے دیکھا کہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوتی نظر آرہی ہے اور اس تحریک کی کامیابی سے ہندوؤں کو کچھ حاصل نہ ہوگا اور اس میں مسلمانوں کی کامیابی اور فائدہ ہے تو انہوں نے اس تحریک سے علیحدگی کی راہ تلاش کرنا شروع کردی۔ چنانچہ ایک دن ہندوستان کے ایک گاؤں چورا چوری میں جلوس نے ایک تھانے پر حملہ کردیا اور وہاں سپاہیوں کو زندہ جلا دیا۔ گاندھی جی پہلے ہی اس تاک میں بیٹھے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کردیا کہ وہ انسانوں کو زندہ جلتے نہیں دیکھ سکتے اور تحریک سے علیحدگی اختیار کرلی"۔

گاندھی جی کی شاطرانہ چال

ڈاکٹر اسرار احمد کے یہ الفاظ کہ "گاندھی کو بھی اس تحریک میں شریک ہونا پڑا تھا"۔ ظاہر کرتے ہیں کہ گویا گاندھی جی اس تحریک میں شامل ہو کر اس کے مقاصد کو آگے بڑھانا چاہتے تھے جبکہ گاندھی جی کا اصل مقصد اپنی لیڈری چمکانا اور ہندوؤں کو فائدہ پہنچانا تھا۔ چنانچہ "نوائے وقت" کے کالم نگار میاں عبدالرشید (جن کا چند سال پہلے انتقال ہوا ہے اور جن کے کالم اب بھی باقاعدگی سے نوائے وقت میں دوسری تیسری بار شائع ہو رہے ہیں) رقمطراز ہیں۔

"اتاترک کا کارنامہ یہی ہے کہ اس نے اتحادیوں کو شکست دے کر موجودہ ترکی کو بچا لیا۔ اس پر آشوب دور میں سوائے مسلمانانِ ہند کے اور کوئی اسلامی ملک ترکیہ کی حمایت میں کھڑا نہ ہوا۔ یہاں کے مسلمانوں میں سخت ہیجان و اضطراب پیدا ہوا۔ **مہاتما گاندھی موقع سے فائدہ اٹھا کر تحریک خلافت میں شامل ہو گئے اور ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے لیڈر بن بیٹھے** ۔ اور پھر اس تحریک کو انڈین نیشنلزم یا ہندو سیاسی غلبہ کے لئے زمین ہموار کرنے کی راہ پر ڈال دیا .... قائد اعظم نے کانگرس کے سالانہ اجلاس منعقدہ ناگپور میں تن تنہا اس پالیسی کی مخالفت کی مگر جب ان کی بات کسی نے نہ سنی تو وہ انگلستان چلے گئے .... **یہ وہ دور تھا جب بعض نام نہاد علماء گاندھی اور بعض دیگر ہندوؤں کو مساجد کے منبروں پر بٹھا کر ان سے تقاریر سنتے تھے**"۔

(نوائے وقت ۳؍اکتوبر ۱۹۸۸ء کالم نور بصیرت)

انگریز سے "خلافت" کی بھیک

اسلام میں خلافت راشدہ اور خلافت حقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے ایک عظیم روحانی اور قومی انعام ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو ایک ربّانی خلیفہ کے ہاتھ پر اکٹھا کر کے ان کی دینی و دنیاوی ترقی و تربیت کا سامان کرنا ہے جبکہ خود ساختہ اور زمینی خلافت (جس کے ڈاکٹر اسرار صاحب پرجوش حامی و داعی ہیں) کی کوئی بھی حقیقت نہیں اور نہ ہی یہ قرآنی ارشاد کے مطابق ہے۔ متحدہ ہندوستان کی تحریک خلافت کے متعلق نوائے وقت کے مستقل کالم "نور بصیرت" کے کالم نگار یہ تکلیف دہ اور افسوسناک حقیقت تحریر کرتے ہیں:

"اس برِ اعظم میں اسلام کے نام پر دوسری بڑی تحریک، تحریکِ خلافت تھی جس کا مقصد ترکی میں نظام خلافت قائم کرانا تھا۔ لائحہ عمل یہ تھا کہ انگریزوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ خلافت قائم کریں اور انگریزوں کو مجبور کرنے کے لئے **ہندوؤں کا اشتراک حاصل کیا جائے اور انگریز ہمیں خلافت قائم کر کے نہ دیں تو ہند کے مسلمان اپنے سکول کالج بند کردیں اور اس ملک سے ہجرت کر جائیں ۔ بھلا عیسائی انگریز کیوں اسلامی خلافت قائم کرے گا اور مشرک اور ہندو کیسے پسند کرے گا کہ خلافت قائم ہو؟** اس مقصد کے لئے ہندو سے اتحاد واشتراک اور اسے مسجدوں کے اندر لے جانا اور منبر رسول پاک پر بٹھانا کس طرح جائز تھا؟ مشرک کو تو قرآن پاک میں نجس کہا گیا ہے اور مسجد حرام میں اس کے داخلہ کی ممانعت کردی گئی ہے۔ اسی موقعہ پر اقبال نے کہا تھا ؎

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی
خریدیں نہ جس کو ہم اپنے لہو سے
مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشاہی

ایک طرف برطانوی پارلیمانی جمہوریت کی حمایت اور دوسری طرف مسلمانوں سے کہنا کہ وہ ملک چھوڑ جائیں یعنی اپنے ووٹوں کی تعداد کم کریں اور اپنے تعلیمی ادارے بند کر کے نئی نسل کو سیاسی شعور سے محروم کریں ۔**لطف یہ ہے کہ ہندو نے نہ ملک چھوڑا ،نہ اپنے تعلیمی ادارے بند کئے ۔ صرف مسلمانوں کو ایسا کرنے کے لئے اکساتا رہا** ؎

دیکھ مسجد میں شکست رشتۂ تسبیح شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

(نوائے وقت ۲؍ستمبر ۱۹۸۵ء کالم "نور بصیرت")

یہ نام نہاد مذہبی راہنما

برصغیر کے سادہ دل و شکستہ دل مسلمانوں کی صحیح راہنمائی کرنے اور سیاسی بصیرت اور سوجھ بوجھ سے کام لینے کی بجائے علمائے ظاہر نے تحریک خلافت کے دوران ان مسلمانوں کو اپنی بے رحم اور ہمہ وقت تیار فتویٰ بازی سے الٹا زبردست نقصان پہنچایا۔ برصغیر کی مسلم سیاست کے سو سال کا تاریخی جائزہ لیتے ہوئے "نوائے وقت سنڈے میگزین" کے خصوصی مضمون نگار جناب اصغر عبداللہ یہ دردناک حقیقت بیان کرتے ہیں:

"برصغیر کے **تقریباً پانچ سو علماء کے دستخطوں سے ایک فتویٰ جاری ہوا** جس میں ہندوستان کو دارالحرب اور انگریز سرکار سے تعاون کو ناجائز قرار دیا گیا ۔ اس **فتوے کی روشنی میں برصغیر کے ہزاروں مسلمانوں نے اپنا گھر بیچ کر ہجرت کا فیصلہ کر لیا**۔ اکثر مسلمانوں نے افغانستان کا رخ کیا۔ ان بھولے بھالے مسلمانوں کو بیرونی دنیا کی کچھ خبر نہ تھی۔ وہ بین الاقوامی پابندیوں سے بھی ناواقف تھے۔ چنانچہ اکثریت کو واپس لوٹنا پڑا اور اس افراتفری میں بڑی قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں"۔ (نوائے وقت ،سنڈے میگزین ۱۶؍جنوری ۲۰۰۰ء۔ صفحہ ۳)

"مطالعہ پاکستان" از پروفیسر عبدالعزیز کا حوالہ

"اس تحریک کے دوران مسلمان اپنی جائیدادیں اونے پونے داموں فروخت کر کے افغانستان کی جانب ہجرت کر لئے لیکن جب انہیں واپس آنا پڑا تو وہی جائیدادیں بھاری قیمتوں پر لینی پڑیں یا پھر در در مارے پھرنے پر مجبور ہوگئے۔ چنانچہ معاشی لحاظ سے مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا"۔

('مطالعہ پاکستان' سلمان پبلشرز صفحہ ۲۴)

زمینی خلافت کا زمین پر خاتمہ

"نوائے وقت" کے خصوصی کالم نگار اصغر عبداللہ اپنے مضمون "برصغیر کی مسلم سیاست کے سو سال" میں خلافت ترکیہ کے خاتمے کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"ادھر ترکی میں کمال اتاترک نے مسئلہ خلافت کو اپنے طور پر یوں حل کیا کہ سلطان کو از خود معزول کر کے ترکی کو جمہوریہ کی صورت دے دی اور منصب خلافت کے ظاہری نشان کو ختم کردیا۔ تحریک خلافت کے لئے جائے رفتن نہ پائے ماندن کی صورت پیدا ہو گئی تھی۔ بقول شخصے ہندوستان میں خلافت کمیٹی اس کے بعد کئی سال تک موجود رہی لیکن ایک بے مقصد اور بے عمل جماعت کی حیثیت میں"۔ (نوائے وقت،سنڈے میگزین ۱۶؍جنوری ۲۰۰۰ء۔ صفحہ ۳)

اور برصغیر کے ممتاز صحافی میاں محمد شفیع (م۔ش) تحریر کرتے ہیں:

"اس اثناء میں مصطفیٰ کمال نے اپنے مقبوضہ علاقوں سے منہ موڑ کر ترکی کی سورنٹی (Sovereignty مکمل خودمختاری۔ ناقل) کو قائم رکھنے کے لئے ترک عوام کا سارا رخ پھیر دیا اور یونان کو اس جنگ میں شکست دے کر ترکیہ کو مغربی ممالک کے قبضہ میں آنے سے محفوظ کر لیا۔ اتاترک نے ترکیہ کی زمام اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہی **خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا جس سے ہندوستان میں جاری تحریک خلافت عملی طور پر ختم ہو کر رہ گئی**"۔

(نوائے وقت ۱۹؍فروری ۱۹۹۳ء۔ صفحہ ۱۸)

امت محمدیہ سے خلافت علی منہاج النبوۃ کا وعدۂ ربانی

اسلامی اور قرآنی عقیدہ کے مطابق خلیفہ بنانا اور خلافت قائم کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کوئی دنیاوی طاقت اور تنظیم اس کام کی مجاز نہیں کیونکہ اصل خلافت اسلامیہ خلافت علی منہاج النبوۃ ہے جس کا

پرجوش ذکر خود ڈاکٹر اسرار احمد اپنے ماضی کے ایک مضمون میں کر چکے ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کی یاددہانی کے لئے ان کے مضمون "آنے والے دور کی ایک واضح تصویر (۲)" (مطبوعہ نوائے وقت ۲۳/مئی ۱۹۹۳ء) کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں:۔

"آنحضورؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارے مابین نبوت رہے گی (آپ کا ارشاد اپنی ذات مقدس کی جانب تھا) جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہو گی اور یہ بھی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی (یعنی ظالم) ملوکیت آئے گی اور وہ بھی رہے گی جب تک اللہ چاہے گا .... **پھر دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی**"۔

پھر ڈاکٹر اسرار صاحب اپنے متذکرہ مضمون میں حتمی طور پر یہ نتیجہ نکالتے ہیں: "الغرض قیام قیامت کے اور دنیا کے خاتمے سے قبل کل روئے ارض پر وہ دور سعادت یقیناً آکر رہے گا **جس میں اللہ ایمان اور عمل صالح کی شرائط پوری کرنے والے مسلمانوں کو لازماً زمین کی خلافت عطا فرمائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو** (حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو) **عطا کی تھی** ۔ اور ان کے لئے اس دین کو زمین میں لازماً متمکن فرمائے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمالیا ہے اور ان کی خوفزدگی کی کیفیت کو لازماً امن و سکون کی حالت میں بدل دے گا۔ (سورۃ النور :۵۵) اور اس میں بھی ہرگز کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس دور سعادت کی نوید ہندو دھرم کی کتابوں میں بھی موجود ہے"۔

(مضمون 'آنے والے دور کی ایک واضح تصویر (۲)' از ڈاکٹر اسرار احمد۔ مطبوعہ نوائے وقت ۲۳/مئی ۱۹۹۳ء)

بدنام جو ہونگے ......

ڈاکٹر اسرار احمد اپنے حالیہ مضمون (مطبوعہ نوائے وقت مورخہ ۲۵/جنوری ۲۰۰۰ء) میں برصغیر کی جس تحریک خلافت کو گویا منفرد اور عظیم قرار دے رہے ہیں اس کی حقیقت اور ناکامی ہم کھول چکے ہیں۔ کسی چیز کا منفی طور پر منفرد ہونا اسے عظیم اور مبنی بر حقیقت نہیں بناتا۔ اس طرح کی منفی یکتائی تو اس مصرعہ کی مصداق ہو گی:

بدنام جو ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

اس طرح کی ایک اور یکتائی بھی ڈاکٹر اسرار احمد نے متذکرہ مضمون میں بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں:

"کسی مسلمان ملک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی باضابطہ سیاسی و دستوری سطح پر کوئی کوشش ہوئی؟ بعض ممالک ہیں جو انہیں غیر مسلم سمجھتے ہیں لیکن یہ ہمت نہیں کی۔ یہ سعادت بھی پاکستان کے حصے میں آئی اور ایک ایسے شخص کے ہاتھوں یہ کام ہوا جس کا مزاج اور ذہن خالص سیکولر تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا کام کروایا کہ قادیانیوں کو دستوری سطح پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا"۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت ۲۵/جنوری ۲۰۰۰ء)

سیاسی فیصلہ اور اس کی اصل حیثیت

بھٹو ایک سیاسی آدمی تھے اور جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمد نے خود لکھا ہے کہ وہ "سیکولر" (جس کا کم سے کم ترجمہ غیر دینی ہی بنے گا ۔ناقل) مزاج اور ذہن رکھتے تھے۔ اس لئے ان کا جماعت احمدیہ جیسی محبّ دین اور محبّ وطن جماعت کو غیر مسلم قرار دلوانا محض ایک سیاسی اور دنیاداری اور مصلحت کا اقدام تھا۔ یہ اقدام ملک کی قومی اسمبلی سے منظور کروایا گیا اور یہ بات ہر پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ اسمبلی کسی ملک کا سیاسی ادارہ ہوتا ہے۔ بعد میں ممبران قومی اسمبلی کے متعلق جو وائٹ پیپر جنرل ضیاء الحق کی گورنمنٹ نے شائع کیا تھا اس کے مطابق تو ان ممبران کی اکثریت بدقماش اور بدکردار قسم کے لوگوں پر مشتمل تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو سمیت جماعت احمدیہ کے خلاف ووٹ ڈالنے والے اکثر ممبران اسمبلی دینی علم و عمل کے لحاظ سے کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں رکھتے تھے اور جو چند علماء ان میں شامل تھے وہ بھی مذہبی تعصب اور جماعت احمدیہ کے خلاف دشمنی و غضب کی بنا پر اس مسئلے کو دیکھ رہے تھے اور اپنی ذاتی پسند اور رائے کو جماعت پر ٹھونسنا چاہتے تھے۔ اس کا حتمی ثبوت یہ ہے کہ کسی شخص کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اور صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ہے اور مسلمان کی تعریف وہی درست اور مکمل تعریف ہے جو بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بیان فرمائی۔ کسی اور کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ از خود مسلمان کی تعریف کرتا پھرے۔ کیا کوئی کمزور سے کمزور مسلمان بھی اس حقیقت کو سمجھنے سے عاری ہو سکتا ہے؟ اور کیا کوئی جابر سے جابر نیز عالم سے عالم پیروکار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بدیہی امر سے انکار کی جرأت کر سکتا ہے؟ جو لوگ بھٹو یا اسمبلی کے اس فیصلے کی رٹ لگاتے ہیں اور اس پر اتراتے ہیں ان کی اس بیباکی اور جلد بازی پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کیا فیصلہ ہے؟ کیا بھٹو اور اسمبلی کا فیصلہ اس کے مطابق ہے یا نہیں؟ آیئے پورے تقویٰ، صاف دلی اور صاف نیّتی سے حضرت رسول پاک ﷺ کے مسلمہ اور مستند فرامین کو بصد شوق و ادب پڑھنے کی سعادت حاصل کریں:

حاکم بحرین کا استفسار اور حضرت نبی اکرمؐ کا حتمی فیصلہ

"امابعد یا رسول اللہ! میں نے آپ کا خط پڑھا جو اہل بحرین سے متعلق ہے کہ ان میں سے جو اسلام کو پسند کریں اور اس میں داخل ہو جائیں اور ان میں سے جو اس کو ناپسند کریں اور میرے ملک میں مجوسی اور یہودی بھی ہیں سو اس معاملے میں وضاحت فرما دیجئے"۔ ('مکاتیب رسالت رؤسائے عرب کے نام' از قلم محمود فاروقی مطبوعہ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد دوم نومبر ۱۹۷۳ء)

اس استفسار کے جواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے المنذر بن ساویٰ کے نام سَلامُ اللّٰہِ عَلَیك۔ میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوء یاور الہٰ نہیں۔ **امّا بعد تمہارا خط میرے پاس آیا میں نے اس کے مضمون کو سنا ۔ پس جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہی مسلمان ہے** ۔ اس کے حقوق وہی ہیں جو ہم پر ہیں اور جو ایسا نہ کرے اس پر مفاری کی قیمت والا ایک دینار (سالانہ جزیہ) ہے۔ والسلام ورحمة الله يغفر الله لك"۔

('مکاتیب رسالت رؤسائے عرب کے نام' از قلم محمود فاروقی مطبوعہ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد دوم نومبر ۱۹۷۳ء)

بخاری شریف کی حدیث ہے:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی ہمارے جیسی نماز ادا کرے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو یہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے ذمہ کے بارے میں عہد شکنی نہ کرو"۔

(تجریدالبخاری کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر ۲۹)

خدا خوفی اور انصاف سے فیصلہ کریں

ڈاکٹر اسرار احمد اور ان کے تمام ہم خیالوں سے عرض کرنا ہے کہ خدارا انصاف اور تقویٰ کے ساتھ بتایئے کہ کیا حضرت سرور کائنات ﷺ سے بڑھ کر کوئی مسلمان کی تعریف بیان کرنے کا اہل یا دعویدار ہو سکتا ہے؟ کیا مسلمان کی تعریف کا فیصلہ چودہ سو برس سے خدانخواستہ معلق چلا آرہا تھا کہ کسی اور اتھارٹی یا ادارہ کی طرف اس امر کے لئے رجوع کیا جاتا؟ حبیب خدا حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک بار اپنے مکتوب مبارک میں اور ایک بار صحابہ کرامؓ کے سامنے اس امر کا واضح فیصلہ اور اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ ہمیں اس معاملہ میں ذاتی پسند یا ناپسند کو ذرہ برابر بھی اہمیت دینے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے۔ بھٹو صاحب یا کسی اور کو مسلم اور غیر مسلم کا فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ بزرگ و برتر اور اس کے حبیب پاک ﷺ اس معاملہ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اختیار رکھنے والے ہیں۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

COLOURSAT

PRIME TV - Now available in Europe with direct delivery service

Call now SATVCARD on free phone number + 800 2222 1000 or e-mail info@satvcard.com and receive within 48 hours your digital satellite system installed at home.

Package 1
Complete package including:
- 60 cm dish + cable + connectors
- Strong Common interface receiver
- Conax CA-Module
- Smart Card including 1 year Prime TV subscription

Only 590 EURO

Package 2
Complete package including:
- Conax CA-Module
- Smart Card including 1 year Prime TV subscription

Only 235 EURO

Prices for large quantity available on request!
Introduction offer: Valid until June 1st 2000.

ColourSat Support Centre, P.O. Box 6914, St. Olavs plass, 0130 Oslo, Norway. Fax: + 47 22 77 83 75.
E-mail: coloursat.support@telenor.com www.coloursat.com

Prime

Telenor

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 + 020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICAL NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کی

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۹۹ء)

(مرتبہ: عفت حلیم)

(۲۴/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو چند ممبرات لجنہ اماء اللہ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں انہوں نے کچھ سوالات دریافت کئے۔ ہمیں امید ہے کہ افراد جماعت ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے افراد کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

(دوسری قسط)

سوال: جب بچے کی وفات ہوتی ہے تو ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ یہ بچہ ہمارے لئے ایک نعمت ہو، رحمت ہو تو یہ بھی ایک قسم کی شفاعت ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ شفاعت کا مطلب ہے کہ رڈ ہو ہی نہیں سکتی۔ دعا قبول ہوتی بھی ہے، نہیں بھی ہوتی۔ اگر آپ یہ دعا شروع کردیں کہ میں ساری دنیا کی بادشاہ بن جاؤں تمام دنیا میری ماتحت ہو جائے تو ساری عمر لگا دیں کبھی بھی نہیں پوری ہوگی۔ دعا مانگو خدا سے، فضل مانگو، بچہ کے لئے مانگو، جس کے لئے چاہو مانگو لیکن خدا وہی دے گا جو وہ چاہے گا۔ شفاعت ایک اور چیز ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاعت ان لوگوں کو کرنے کی اجازت دیتا ہے جو عقل والے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہتے کہ دس سال پہلے جو آدمی مر گیا تھا وہ دوبارہ زندہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ ان کو شفاعت کی اجازت دیتا ہے جن کی Common Sence بہت ہوتی ہے اور ان کو پتہ ہے کیا مانگنا ہے اور کیا نہیں مانگنا۔ اور گناہوں کی بخشش اس میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بخش دے ایک شفاعت یہ بھی ہے کہ ایک بیماری سے جو چیز بچ ہی نہ سکتی ہو دنیا کے قانون کے مطابق نہ بچتی ہو۔ مثلاً ایک ہلکایا کتا کاٹ گیا تھا عبدالکریم کو۔ کسولی تک اس کا کیس پہنچایا گیا۔ کسولی سے تار آئی "Nothing can be done for Abdul Karim" عبدالکریم کے لئے کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے غلطی سے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ! میں شفاعت کرتا ہوں۔ وہ حیدر آباد کا بچہ تھا، قادیان میں پڑھ رہا تھا، بہت دل میں رحم تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا، ہوتا کون ہے جو خدا کے اذن کے بغیر سفارش کرسکے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ کو بہت فکر پیدا ہوئی۔ بہت رو رو کے معافی مانگی۔ اللہ مجھے تو خیال بھی نہ رہا، مجھے تو بچے پہ پیار تھا میں نے کہہ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اب شفاعت کروا جازت ہے۔

عبدالکریم اس بیماری سے جس سے انسان بچ نہیں سکتا، کوئی کیس نہیں تھا اس کا ایسا بچنے کا، وہ بالکل بچ گیا۔ حیدر آباد دکن میں اس کی اولاد بھی ہے اور اس پیشگوئی کا نشان ہے ہمیشہ کے لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اس لئے بچ گیا۔ شفاعت اصل میں تو گناہوں کے لئے ہے لیکن اس کے علاوہ بھی جو ناممکن باتیں دنیا میں نظر آتی ہیں وہ بعض دفعہ اللہ اجازت دے تو وہ بھی پوری ہو جایا کرتی ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: رمضان میں اکثر ہم طالبات کو کافی مشکل پیش آتی ہے کیونکہ اکثر ہمارے امتحان ہوتے ہیں۔ روزہ تو ہم رکھتی ہیں لیکن اتنی باقاعدگی سے قرآن شریف اور نوافل نہیں پڑھ سکتیں تو اس کا ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور نے فرمایا جتنی توفیق ہے وہ پڑھو اور اللہ سے دعا مانگو کہ اللہ اس کی کمی کو پورا کردے۔ اب ہمارے MTA میں دیکھا کتنے لوگ کام کرتے ہیں۔ بعض کالج سے آتے ہیں تو گھر جانے کی بجائے سیدھا MTA میں آکر کام کرتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں گھر رات کو دیر سے۔ میرا تجربہ ہے کہ ان کے نتیجے زیادہ اچھے نکلتے ہیں۔ اب شفاعت کی مثال تو نہیں مگر قربانی کو قبول کرنے کی مثال ہے ایک عمل دعا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس نے میرے کام کو ترجیح دی ہے اس لئے میں اس کے کام کو پورا کردوں گا۔ میں حیران رہ جاتا ہوں دیکھ کے ان کے گریڈ کتنے آتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تو A سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا خیال کرتا ہے جو اس کے لئے قربانی کرتا ہے وہ قربانی دعا بن جاتی ہے۔ اس لئے کسی شفاعت کی بھی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے تم بھی کیا کرو بیشک اچھے نمبر ہی ملیں گے۔ انشاءاللہ

☆......☆......☆

سوال: تیسری جنگ کے بارہ میں آپ مجھے کچھ علامات سمجھا سکتے ہیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تیسری جنگ تو ہونی ہی ہونی ہے، کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی کیونکہ قرآن کریم میں تیسری جنگ کی پیشگوئی ہے اور ایسے قطعی الفاظ ہیں کہ ٹل نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس زمانے میں تیسری جنگ کی پیشگوئی کی ہے اور وہ پیشگوئی بتاتی ہے کہ وہ لازماً تیسری جنگ کی ہے۔ اس سے پہلے ایسی جنگ کبھی نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کہتے ہیں کہ علاقوں کے علاقے زندگی سے خالی ہو جائیں گے۔

اب یہ سائنسدان کہہ رہے ہیں کہ ایٹم بم کے نتیجے میں جب بادل پھیلے گا، ایک دھواں سا، تو اس کے نیچے ساری زندگی ختم ہوتی چلی جائے گی۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں تو اس کی خبر ہی کوئی نہیں تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ تباہیاں ہوتی تھیں تو زندگی تو ختم نہیں ہوا کرتی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو پیشگوئی کے طور پر خبر دی اور یہ لازماً تیسری جنگ میں ہونا ہے۔ تیسری جنگ عظیم میں سب کچھ ہوگا جو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہیں کیونکہ قرآن کریم بھی فرما رہا ہے اور اس زمانے کا مامور بھی فرما رہا ہے۔

کیوں ہوگا اس لئے نہیں کہ ساری زندگی، سارے لوگ بنی نوع انسان تباہ ہو جائیں بلکہ اس کے بعد احمدیت کی طرف رجحان ہوگا۔ بڑے بڑے لوگوں کے سر ٹوٹیں گے، تکبر ٹوٹیں گے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہونگے۔ میرا تجربہ بھی ہے کہ میرے ساتھ ایک انگریز سفر کر رہا تھا ڈھاکہ سے کلکتہ آرہے تھے۔ بڑا امیر آدمی تھا، ذہین بڑا تھا۔ اس سے باتیں شروع ہوئیں تو خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق اس کو اعتبار کوئی نہیں تھا۔ جب شروع کرتا تھا بات تو تھوڑا سا سن کے کہتا تھا اب میں سمجھ گیا ہوں یہ ٹھیک ہے اگلی دلیل دیں۔ پھر تھوڑی سی سن کر اگلی دلیل دیں۔ میں حیران رہ گیا کہ اتنا ذہین آدمی کہ جب جہاز لینڈ کرنے لگا تو اس نے کہا دیکھیں میری ایک بات سن لیں عقلی دلیلوں کے لحاظ سے آپ نے ثابت کردیا ہے کہ خدا ہے میرے پاس کوئی جواز نہیں ہے مگر دل میں ایمان نہیں ہے۔ اب اس کا کیا علاج ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ انتظار کرو تیسری جنگ عظیم کا اگر تمہارے ہوتے ہوئے آگئی تو تمہارے دل میں بھی ایمان پیدا ہو جائے گا۔

☆......☆......☆

سوال: میں آج کل فزکس پڑھانے کے لئے کالج میں پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں نے Religious Education بھی پڑھانا ہے میں کیسے کروں؟

جواب: حضور نے جواباً فرمایا جتنے Religions ہیں ان کے لئے اصولی پالیسی ہے کہ جو وہ کہتے ہیں دیانتداری سے وہی پڑھایا جائے۔ غلط بھی ہو تو آپ تو ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپ حوالہ دے سکتی ہیں کہ فلاں Religion کے متعلق ان کے چوٹی کے جو نمائندے ہیں وہ یہ کہتے ہیں۔ اگر عیسائی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے تھے تین خدا اور کیتھولک یہ کہتے ہیں، پروٹسٹنٹ یہ کہتے ہیں۔ سب کچھ بتانا چاہئے آپ کو۔ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ صرف ایک ذمہ داری ہے کہ دیانتداری سے کام لیں۔ Honesty کو نہیں چھوڑنا احمدیت کے بارے میں کتنا دھوکہ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں بھی غلط باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح لوگ ہمارے متعلق سچی بات کریں اسی طرح احمدی دوسرے لوگوں کے بارے میں بھی سچی بات کریں۔

☆......☆......☆

سوال: بہت ساری لڑکیاں کالجز اور یونیورسٹیوں میں جاتی ہیں تو دعوت الی اللہ کیسے کریں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا تو دوستی بناؤ پہلے اور اچھے لوگوں سے دوستی بناؤ۔ دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں برے لوگ بھی ہیں۔ شریف النفس ہوں جن میں گندگی نہ ہو۔ ایسی لڑکیوں سے دوستی بناؤ اور ساتھ چل کر پھر اندازہ لگاؤ کہ کس چیز میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرتے کرتے پھر دعوت الی اللہ شروع کردو۔

☆......☆......☆

سوال: بچوں کے لئے ایک اردو رسالہ تشحیذ الاذہان ہے تو ہم انگریزی رسالہ کیوں نہیں بچوں کے لئے نکالتے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ انگریزی رسالے سب دنیا میں جو ملک ہیں وہ بناتے ہیں اور کینیڈا میں ایک سیکشن ہے بچوں کے لئے۔ انگلستان میں بھی بچوں کے لئے بناتے ہیں۔ مجھے پتہ ہے تمہیں پتہ نہیں لیکن تشحیذ الاذہان بہت اچھا رسالہ ہے۔ وہ بھی پڑھا کریں۔ اردو بھی اچھی ہو جائے گی اور معلومات ہر قسم کی ہیں۔ ہر قسم کی معلومات، لطیفے، پہیلیاں اور سائنس کی باتیں سب اکٹھی ہو جاتی ہیں تشحیذ الاذہان میں۔

☆......☆......☆

سوال: اگر کسی کو بیماری ہے تو کئی لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو شیطان کے کام ہیں!

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"بیماری تو قانون قدرت ہے۔ ہر بیماری کی دوا بھی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہوئی ہے، کسی کو پتہ ہو یا نہ ہو۔ تو شیطان کا کیا کام ہے بیماری تو انسانی قدرت اور فطرت کے اندر داخل ہے۔ ہر انسان نے آخر مرنا ہے تو بیماری بھی اپنا قانون جاری رکھتی ہے۔ بعض لوگ حادثے میں بھی مر جاتے ہیں مگر اکثر کتنے لمبے چلیں گے۔ دو سو سال زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ سال بھی ہو جائے تو بہت بڑی عمر ہے۔ تو اندر اندر بیماری کا اپنا

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول، بو۔ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی
چالیس سالہ تقریبات

(رپورٹ: سید حنیف احمد۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

افریقہ کا براعظم جو ایک تاریک براعظم کہلاتا تھا اور خاص طور پر مغربی افریقہ جہاں علوم کی ترقی ناپید تھی اور عیسائیت نے ظاہری علوم کی چکاچوند دکھاکر معصوم مسلمانوں کو کفارہ اور تثلیث کے دجل میں جکڑنا شروع کیا تو مسیح محمدیؑ کے دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مجاہدین کو بھجوایا کہ اسلام کے نام لیواؤں کو تثلیث کی لعنت سے بچاکر شریعت کی پناہ میں لاویں۔ اس ضمن میں جہاں ان کی روحانی حیات کے لئے اقدامات کئے گئے وہاں دنیاوی حیات کے لئے بھی ضروری اقدامات کئے گئے اور اس ضمن میں ۱۹۶۰ء میں سیرالیون میں پہلا مسلم سیکنڈری سکول بو کے مقام پر شروع کیا گیا۔

امسال اس مادر علمی کے چالیس سال پورے ہونے پر انتظامیہ نے اظہار تشکر منانے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے ۲۱ر تا ۲۶ر مارچ کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ ۲۱ر اور ۲۲ر مارچ کو کھیل کے میدان چہل پہل سے معمور رہے اور انٹر ہاؤس مقابلہ جات نے لوگوں کو مسحور کئے رکھا۔ اہلِ بو کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پسندیدہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی نیز کسی بھی طرف سے بہتر کھیل پر دل کھول کر داد دی گئی۔

۲۳ر مارچ جو جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس بھی ہے پروگرام میں اس دن کو یوم مسیح موعودؑ کے طور پر رکھا گیا۔ جس کے لئے مسجد میں جمع ہو کر اپنے رب کے حضور اس کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنا مقصود تھا۔ نیز بعد دوپہر اس دن کا سب سے دلچسپ فٹ بال میچ، حاضر طلباء کی ٹیم اور سابق طلباء کی ٹیم کے مابین کھیلا گیا جو سابق طلباء نے ۲ کے مقابلہ میں ۴ گول سے جیت لیا۔

۲۴ر مارچ کو نماز جمعہ کے لئے جملہ احباب مسجد ناصر بو میں جمع ہوئے جہاں مکرم طارق محمود جاوید صاحب، امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ احادیث کی روشنی میں اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر خطبہ دیا۔

تقسیم انعامات

اسی روز سہ پہر تین بجے سکول کے احاطہ میں تقسیم انعامات کی پُررونق تقریب عمل میں آئی۔ کارروائی کا آغاز مکرم حافظ غلام احمد صاحب سانڈی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد عربی کلب، سائنس کلب اور آرٹس کلب نے دلچسپ ڈرامے پیش کئے جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور خوب داد دی۔

مکرم اے۔ ٹی۔ جالو صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ملک میں خانہ جنگی کے باوجود ہمارا اسکول بند نہیں ہوا بلکہ اساتذہ اور طلباء مل کر محنت کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا اسکول اے لیول کے امتحان میں ملک بھر میں اول ہے۔ نیز پہلی پانچ پوزیشنوں میں سے تین ہمارے سکول نے حاصل کی ہیں اور ایک احمدی طالب علم عزیزم امان اللہ حسن (جو اسی سکول کا طالبعلم ہے) نے پورے ملک میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ سیرالیون میں طریقہ تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے او لیول (O-Level) کا یہ آخری امتحان تھا۔ گویا احمدی مسلم سکول بو کا یہ اعزاز ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم ہو گیا۔ اس نتیجہ کا اعلان اخباروں میں بھی شائع ہوا جہاں "احمدیہ بو۔ سرفہرست" کی سرخیاں جمائی گئیں۔ الحمدللہ علی ذلک

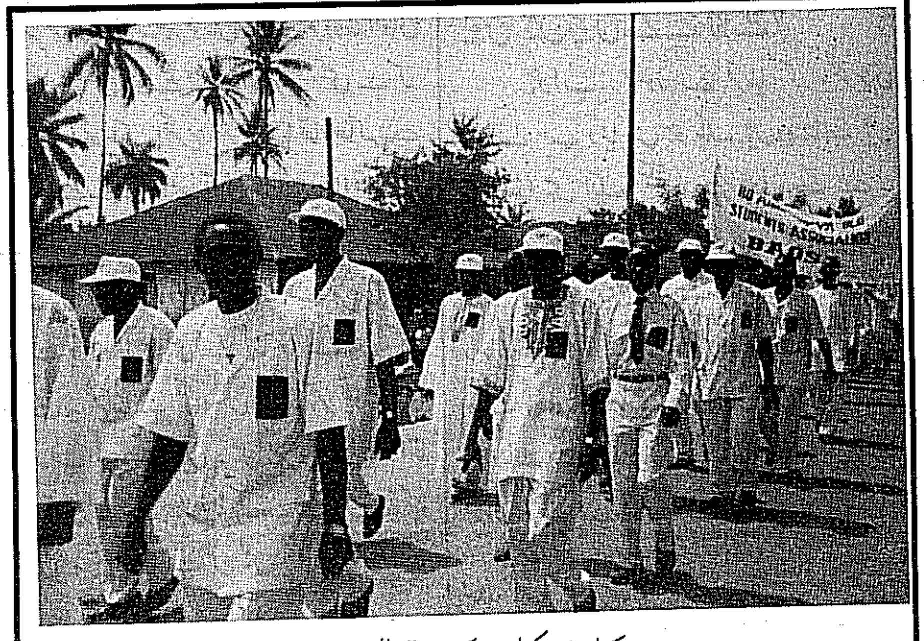

احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے سابق طلباء کا مارچ پاسٹ

اس کے بعد چیئرمین بورڈ آف گورنرز و امیر جماعت احمدیہ سیرالیون مکرم طارق محمود جاوید صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ سیرالیون کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ کس طرح مولانا نذیر احمد صاحب علی نے ۱۹۳۷ء میں پہلا مسلم پرائمری سکول جاری کیا۔ اس سے قبل عیسائی اپنے اداروں میں داخلہ کے وقت مسلمان طلباء کو عیسائی نام دیتے تھے۔ احمدیہ مسلم سکول جاری ہونے پر عیسائیوں کو یہ روش ترک کرنی پڑی۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے کہ باوجود محدود وسائل ہونے کے جماعت احمدیہ کو ہی یہ توفیق ملی کہ مسلمانان سیرالیون کے لئے بو کے مقام پر پہلا سیکنڈری سکول کھولے۔ اگرچہ آج درجنوں مسلم سکول جاری ہو چکے ہیں مگر یہ ایک اٹل تاریخی حقیقت ہے کہ احمدی مسلم سیکنڈری سکول بو، سیرالیون کے تمام مسلم سیکنڈری سکولوں کی ماں ہے۔ آپ نے سکول کی کارکردگی کی بھی تعریف کی اور جملہ اساتذہ کی محنت کو سراہا اور بتایا کہ ان کامیابیوں اور اس روشن نام کے پیچھے تمام سابقہ پرنسپلز، امراء کرام اور مبلغین کرام کی سعی مشکور بھی شامل ہے۔ وہ جہاں بھی ہیں اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ آخر پر آپ نے حاضر طلبہ کے علاوہ شامل ہونے والے بے شمار سابق طلباء، والدین، معزز مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیشہ اس سکول کو اپنے فضلوں سے آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جائے۔

آخری تقریر مہمان خصوصی جناب ایم۔ اے۔ جالو صاحب (سابق طالبعلم احمدیہ سکول بو) نے کی۔ آپ وزارت صحت و صفائی میں ایک اعلیٰ عہدیدار ہیں نیز احمدیہ مسلم سکول کبالہ میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ آپ نے سکول کی انتظامیہ اور اساتذہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ کامیابی آپ کو مزید محنت کی طرف مائل کرے گی اور احمدیہ مسلم سکول بو ہمیشہ اپنا اعزاز برقرار رکھے گا۔

اس کے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ سکول کے نقیب نے اپنے ریمارکس دئے اور یوں شام سات بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

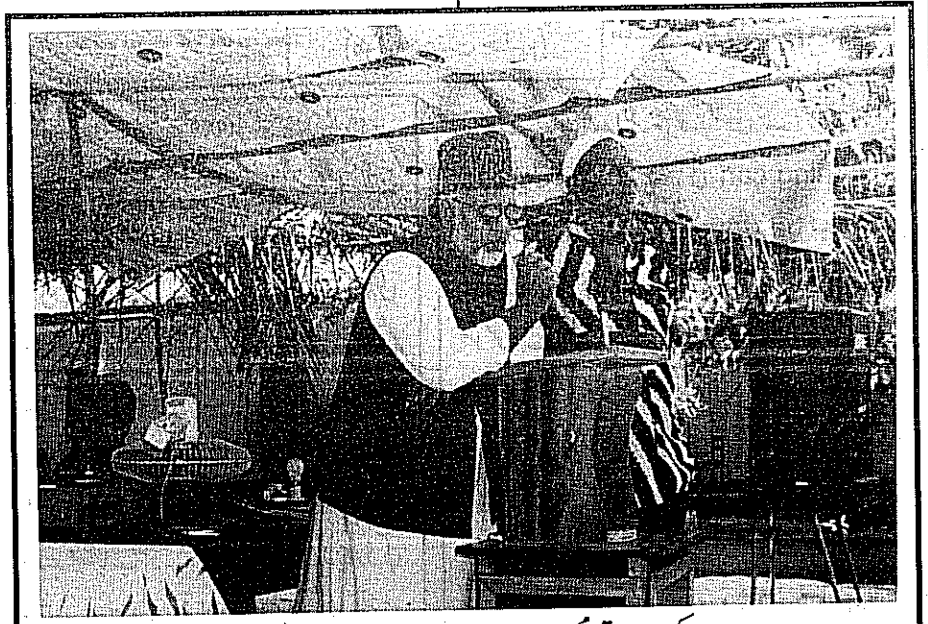

مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت سیرالیون
احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو میں تقریب کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں

مارچ پاسٹ

۲۶ر مارچ کو اہم یونٹ مارچ پاسٹ تھا۔ مارچ پاسٹ سکول سے شروع ہوا اور اس کی ترتیب کچھ اس طرح تھی۔ اول پولیس بینڈ اس کے بعد موجودہ طلباء احمدیہ سکول بو، پھر بالترتیب سابق طلباء اپنی سفید ٹوپیوں اور سفید قمیصوں میں بہت بھلے لگ رہے تھے۔ ان کی تعداد دو ہزار تھی۔ پھر بالترتیب البرٹ اکیڈیمی فری ٹاؤن، احمدیہ سکول بو اور CKC سکول کے بینڈ تھے۔ ان کے پیچھے موجودہ طلباء احمدیہ سکول بو اور طالبات اپنی اپنی یونیفارم میں جبکہ آخر پر اساتذہ کرام اور دیگر عملہ احمدیہ سکول بو شریک تھا۔ یہ رنگارنگ جلوس سٹی کونسل روڈ سے مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا گزرا۔

آخر پر مشن ہاؤس کے سامنے علاقائی مبلغ جناب یوسف خالد ڈوروی صاحب نے سلامی لی۔

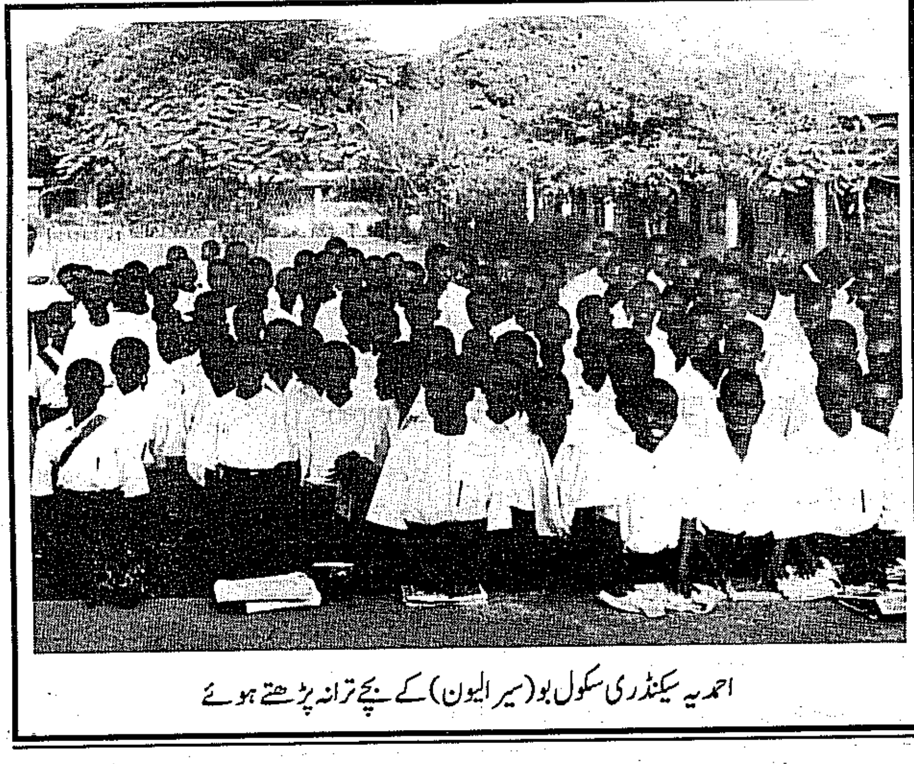

احمدیہ سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) کے بچے ترانہ پڑھتے ہوئے

شرکاء جلوس سارا راستہ اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، احمدیہ مسلم سکول بو۔ زندہ باد، کے نعرے لگاتے رہے جن میں گاہے گاہے ناظرین بھی شامل ہو جاتے رہے۔ نیز سکول کا ترانہ بھی گایا جاتا رہا جو درج ذیل ہے:

Ahmadiyya came to serve-
to serve for ever
The Source of light-
to shine for ever
The source of knowledge-
to spread for ever
The source of Wisdom-
to guide us for ever
How can we forget you and
your pretty name
The teachers and the taught
will spread thy fame
We will sing Habaza,
we will sing Zindabad
The slogans of Ahmadiyya,
a blessing from God
Ahmadiyya came to serve
to serve for ever
The source of Wisdom-
to guide us for ever
' Be the God's best',
is our guideline
Thy name & Thy Morals
all together shine
Better Learning & Discipline,
pillars of thine
Better Learning &
Discipline,pillars of thine
We are proud of you
O Pride of the time
We are proud of you
O Pride of the time

جہاں جہاں سے جلوس گزر تا رہا لوگوں کے ٹھٹھ دور رویہ کھڑے اس مارچ پاسٹ سے محظوظ ہوتے رہے۔ نیز بعض لوگ اپنے گھروں کی بالکونیوں سے نظارہ کرتے رہے۔ اس مارچ پاسٹ کو اہل بو نے بہت پسند کیا اور شرکاء کو دل کھول کر داد دی۔ اہل بو مدتوں اس دلچسپ مارچ پاسٹ کو فراموش نہ کر سکیں گے۔

ایف۔ ایم۔ ریڈیو بو اور نیشنل ریڈیو سیرالیون نے احمدیہ مسلم سکول بو کی ان چالیس سالہ تقریبات کی خبریں صبح شام تین دن تک نشر کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ خدمت دین میں اور خدمت خلق میں ہمیشہ اولیت کا جھنڈا اٹھائے رہے۔ آمین

الفضل خود بھی پڑھیئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

جماعت احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ) کے

۲۳ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ: خواجہ مظفر احمد ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کا ۲۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۱، ۲۲ اور ۲۳/اپریل ۲۰۰۰ء کو نیشنل ہیڈ کوارٹر نیروبی میں منعقد کیا گیا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کو وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تحت ایک بہت بڑی عمارت جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس عمارت میں چار بڑے ہال ہیں۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ انہی میں سے ایک ہال میں منعقد کیا گیا جبکہ مستورات کے لئے ایک الگ مارکی لگائی گئی۔ اس جلسہ سالانہ میں ۱۷۵ جماعتوں سے ۱۱۰۰ سے زائد افراد تشریف لائے۔ ان میں سے ۷۰۰ نو مبایعین تھے۔

تنزانیہ سے دس افراد اور یوگنڈا سے امیر صاحب یوگنڈا کی معیت میں ۳۲۔ افراد کا قافلہ جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچا۔ اسی طرح ایتھوپیا سے بھی آٹھ افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

آمد مہمانان جلسہ سالانہ

جلسہ کے آغاز سے تین دن قبل ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کینیا کی تمام اطراف سے افراد جماعت بصد شوق اس مبارک جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ شیانڈا جہاں مرکزی مبلغ محترم یاسین ربانی صاحب موجود ہیں، تین بسوں کا قافلہ تین صد افراد کو لے کر ساری رات سفر میں گزار کر نیروبی پہنچے۔ اسی طرح ممباسہ سے ایک بس محترم فیض احمد صاحب اور قادیانی مچاکوس ایریا سے محترم مقصود احمد صاحب دو بسوں کا قافلہ اور اسی روز مابیرا، ایلڈوریٹ، نیانزا ڈسٹرکٹ سے کثیر تعداد میں افراد بسوں اور ریل گاڑی کے ذریعہ نیروبی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ جماعتی گاڑیوں اور ذاتی طور پر افراد اپنی اپنی گاڑیوں میں جلسہ کے لئے تشریف لائے۔ بعض بہت دور دراز جماعتوں نے بھی اپنے نمائندے بھجوائے۔

نئی قائم ہونے والی جماعتوں میں بے شمار افراد اس جلسہ میں شامل ہونا چاہتے تھے مگر غربت و افلاس کے باعث شامل نہ ہو سکے۔ کینیا کا شمالی حصہ جو Turkana کا علاقہ کہلاتا ہے اس وقت سخت قحط کا شکار ہے، وہاں سے بھی ایک نمائندہ شامل ہوا۔

جلسہ کے پروگرام

تینوں دن خدا تعالیٰ کے فضل سے باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ علاوہ ازیں درسوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دوران جلسہ مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

(۱) مشرقی افریقہ میں احمدیت کا آغاز، (۲) کینیا میں احمدیت کا آغاز، (۳) وفات مسیح علیہ السلام، (۴) نماز باجماعت کی اہمیت، (۵) خلافت احمدیہ، (۶) مالی قربانی کی اہمیت، (۷) ہمسایہ ممالک میں تبلیغ اور اس کے خوشکن نتائج، (۸) نو مبایعین کے تاثرات، (۹) آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ، (۱۰) صحابہ آنحضرت ﷺ کی قربانیاں، (۱۱) دعوت الی اللہ احمدیت کا ہتھیار۔

ان کے علاوہ مجلس سوال جواب کا انعقاد بھی کیا گیا جو نہایت دلچسپ رہی۔ آخری دن محترم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر جماعت احمدیہ کینیا نے اپنے خطاب سے نوازا جس میں نو مبایعین کو نصائح فرمائیں اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آخر پر دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

مورخہ ۲۳/اپریل کو مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اس کا پہلا اجلاس بعد از نماز عصر شروع ہوا اور اگلے دن ۲۴/اپریل کو شوریٰ کا اختتام ہوا۔ جلسہ سالانہ اور شوریٰ کی تمام کارروائی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈ کی گئیں۔

خدا کے فضل سے اس جلسہ میں گزشتہ سالوں کے تمام جلسوں سے حاضری زیادہ رہی۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کے لئے قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

سائنس کارنر

(مرتبہ: ھدایت زمانی ۔ لندن)

پیری سکوپ (Periscope) کو متروک قرار دے دیا گیا۔ اس کی جگہ رائل نیوی "الیکٹرانک آنکھ" استعمال کرے گی

جب سے سائنسدانوں نے Periscope بالا بین ایجاد کی تھی اس کا استعمال بحری افواج میں بڑھتا گیا۔ خاص طور پر آبدوزوں میں دشمن کے جہازوں کا پتہ لگانے کے لئے کپتان کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ بالا بین کی آنکھ کو پانی کی سطح سے کچھ اوپر کر کے نچلے حصہ میں جھانکتا ہے اور اس طرح اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ آس پاس کوئی دشمن کا جہاز تو موجود نہیں اور اگر جہاز کا علم ہو جائے تو وہ تارپیڈو کی مدد سے اسے نشانہ بنا سکتا ہے۔

مگر اب سائنس دانوں نے اس کی جگہ الیکٹرانک آنکھ تیار کی ہے جس کو دشمن کے جہاز کا پتہ لگانے کے لئے سطح سمندر سے اوپر کرنا ضروری نہیں۔ اس میں ٹیلیویژن کیمرہ استعمال کیا گیا ہے جو پانی کی سطح کے نیچے ہی تصاویر کھینچ لیتا ہے یا پھر چند سیکنڈ سمندر کی سطح سے اونچا ہو کر گھوم کر تمام علاقہ کی تصویریں لے کر دوبارہ نیچے چلا جاتا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ تھرمل ہونے کی وجہ سے رات کے اندھیرے میں بھی تصاویر لے سکتا ہے اور دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ دشمن کو یہ 'الیکٹرانک آنکھ' نظر نہیں آتی۔

بالا بین اور الیکٹرانک آنکھ میں یہ فرق بھی ہے کہ آنکھ قدرے بڑی ہوتی ہے اور جب وہ پانی کی سطح سے اونچی ہو کر آبدوز کے چلنے کے ساتھ ساتھ چلتی ہے تو سمندر میں اپنے پیچھے لہریں چھوڑتی جاتی ہے جسے دشمن ہیلی کاپٹر فوراً دیکھ لیتا ہے۔ مگر الیکٹرانک آنکھ چونکہ بہت چھوٹی ہوتی ہے اس لئے دشمن کو نظر نہیں آسکتی۔

اس طرز پر مستقبل قریب میں ایک ایسا آلہ بھی بنایا جا رہا ہے جس کا جہاز کے ساتھ کوئی ظاہری تعلق نہ ہو اور وہ سمندر میں آزادانہ گھوم پھر کر جہاز کو سارے علاقہ کی تصاویر بھیج سکتا ہے۔

انگلستان کی ایک فرم جو گزشتہ ۸۰ سال سے بالا بین تیار کر رہی ہے اس کو اس نئے آلے کا کنٹریکٹ دیا گیا ہے اور برطانیہ کی رائل نیوی سب سے پہلے بالا بین کے استعمال کو ترک کر کے الیکٹرانک آنکھ کو استعمال کرے گی۔

☆......☆......☆

وھیل مچھلی اور ڈولفن جن کو سانس لینے کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے سمندر میں گہرائیوں تک کیسے پہنچ جاتے ہیں؟

انسان کو اگر سمندر کی گہرائیوں تک پہنچنا ہو تو وہ اپنے ساتھ آکسیجن کے سلنڈر لے کر پانی میں اترتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سمندر کی تہ تک بھی غوطہ لگا سکتا ہے اور کافی عرصہ پانی میں رہ سکتا ہے۔ مگر جب کوئی Mammal پانی میں نیچے جاتا ہے تو اسے سانس لینے کے لئے پانی سے منہ باہر نکال کر آکسیجن حاصل کرنی پڑتی ہے اور وہ زیادہ دیر تک پانی کی سطح کے نیچے گزارہ نہیں کر سکتا۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ وہیل مچھلی اور ڈولفن سمندر میں نیچے کافی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں اور کافی عرصہ پانی کے نیچے بھی رہ سکتے ہیں۔ سائنس دانوں کے لئے یہ بات ایک معمہ بنی ہوئی تھی مگر اب اس معمہ کو حل کر لیا گیا ہے۔

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے ان دونوں یعنی وہیل مچھلی اور ڈولفن کی پیٹھوں پر ویڈیو کیمرے نصب کر کے انہیں کھلے سمندر میں چھوڑ دیا۔ کیمرے کی تصویروں سے معلوم ہوا کہ سمندر میں گہرائی کی طرف جاتے ہوئے یہ تیرتے نہیں بلکہ سبک خرامی (Glide) کرتے ہیں۔ اس طرح تیرنے کی نسبت ۵۰ فیصد کم آکسیجن خرچ ہوتی ہے۔ قدرت نے ان کو یہ راز سمجھایا ہے تاکہ وہ گہرائی میں بھی جا سکیں اور زیادہ دیر پانی کی سطح کے نیچے رہ سکیں۔ اگر وہ تیرتے ہوئے نیچے جاتے اور اپنے پٹھوں کو استعمال کرتے تو ہرگز اتنی گہرائی تک نہ پہنچ پاتے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ

ماہنامہ "مصباح" جولائی ۹۹ء میں مکرمہ منیراہ لطیف جان صاحبہ اپنی والدہ محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ کی پیدائش فیصل آباد میں ایک علم دوست اور مذہبی خاندان میں ہوئی تھی جس کا تعلق جالندھر سے تھا۔ کم عمری میں آپ اپنی والدہ کے سائے سے محروم ہوگئیں اور آپکے والد اور دادی نے پرورش کی۔ آپ نے FA اور ادیب عالم تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ٹیچرز ٹریننگ بھی حاصل کی اور مختلف شہروں میں معلّمہ کی خدمات بھی انجام دیتی رہیں۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کا نکاح مکرم ندیم یامین صاحب سے کردیا گیا لیکن وہ کچھ ہی عرصہ بعد ایک خواب کی بناء پر احمدی ہوگئے تو آپ کے والد نے (جو سلسلہ کے سخت مخالف تھے) اُن سے مطالبہ کیا کہ وہ آپ کو طلاق دیدیں۔ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حالات عرض کئے تو حضورؓ نے تسلی آمیز خط لکھا۔ نیز انہوں نے اپنے سسر سے کہا کہ وہ اپنی بیٹی سے کہیں کہ وہ خود طلاق کا مطالبہ کریں۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو چونکہ آپ خود بھی اُس وقت تک احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرچکی تھیں اسلئے آپ نے جواب دیا کہ مجھے بھی احمدی ہی سمجھیں۔ چنانچہ ۱۹۴۳ء میں آپ کی شادی ہوگئی اور آپ نے قادیان آکر حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے اپنے خاندان سے عمر بھر دلی تعلق قائم رکھا اور اقرباء پروری کی بہترین مثال قائم کی لیکن جہاں مذہب کا معاملہ آجاتا تو کبھی کسی سے مرعوب نہ ہوتیں۔

۵۰ء میں آپ کا گھرانہ مشرقی افریقہ چلا گیا اور ۶۸ء تک نیروبی میں مقیم رہا اور پھر لندن آگیا۔ اس دوران لمبا عرصہ نیروبی کی صدر لجنہ بھی رہیں اور لندن آکر بھی لجنہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہیں۔ ہر جگہ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نظام جماعت کی بہت پابند تھیں۔ چندوں اور مالی تحریکات میں شوق سے حصہ لیا۔ ۴۷ء میں آپ کا خاندان جب پاکستان پہنچا تو سارا اثاثہ ہندوستان میں رہ گیا تھا اور آپ صرف اپنا زیور ساتھ لاسکی تھیں۔ جب حضرت مصلح موعودؓ سے ملنے گئیں تو سارا زیور حفاظت مرکز کے لئے حضورؓ کی خدمت میں پیش کردیا۔

آپ کی وفات ۲رجون ۹۸ء کو لندن میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بروک وڈ کے احمدیہ قبرستان کے قطعہ موصیان میں تدفین عمل میں آئی۔

……❁……❁……❁……

ماہنامہ "مصباح" جولائی ۹۹ء کی زینت محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

بے جُرم سزا دو گے سولی پہ چڑھا دو گے
گر چیخ بھی نکلے گی تم اُس کو دبا دو گے
سینے میں تلاطم ہے اور لب پہ ہے خاموشی
اِک لفظ جو بولیں گے تم حشر اٹھا دو گے
اِک حرف تمنا کو ہم لب پہ جو لائیں گے
ہنس ہنس کے گنوادو گے سن سن کے بھلادو گے
اِک دید کے طالب نے سر سجدے میں رکھا ہے
مقصود وہ پائے گا جب پردہ ہٹا دو گے
فرقت میں تمہاری وہ جوگی بنا پھرتا ہے
کب اُس کی خبر لو گے کب اپنا پتہ دو گے

……❁……❁……❁……

محترم چودھری لطیف احمد صاحب

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کے ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء میں محترم چودھری لطیف احمد صاحب کا مختصر ذکر خیر بھی شائع کیا گیا ہے۔ مرحوم نے میٹرک کے بعد پاکستان ایئرفورس میں ملازمت اختیار کی اور ایئرفورس کے امتحان میں کارکردگی کی بنیاد پر اُن چار افراد میں شامل ہوئے جنہیں اعلیٰ تربیت کے لئے امریکہ بھجوایا گیا۔ آپ بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ ایئرفورس کا چار سو میٹر دوڑ کا اعزاز سات سال تک آپ کے پاس رہا۔ دیگر کھیلوں میں بھی آپ نمایاں رہے اور ملازمت کے دوران تعلیم جاری رکھتے ہوئے گریجوایشن بھی مکمل کرلی۔ ایئرفورس سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ نے ایک پرائیویٹ کمپنی میں چھ سال تک ملازمت کی اور پھر انجینئرنگ کی فیلڈ میں اپنا کاروبار شروع کردیا۔

آپ پاکستان کے پہلے انجینئر تھے جنہوں نے اپنی فیلڈ میں نئی ٹیکنالوجی متعارف کروائی اور اپنی نگرانی میں بہت سے کامیاب پلانٹ لگوائے۔ آپ کے متعدد مضامین اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہے اور احمدیہ آرکیٹیکٹس و انجینئرز ایسوسی ایشن (فیصل آباد چیپٹر) کئی سال تک آپ کی سرکردگی میں کام کرتی رہی۔

……❁……❁……❁……

کشش ثقل

اس وقت معلوم شدہ چار قوتوں میں سے کشش ثقل سب سے زیادہ معروف لیکن سب سے کم سمجھی جانے والی طاقت ہے۔ چاند کا زمین کے گرد اور زمین کا چاند کو ہمراہ لے کر سورج کے گرد محو گردش ہونا کشش ثقل کا ہی نتیجہ ہے۔ آئیزک نیوٹن وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے تین صدیاں پہلے کائنات میں موجود اجسام کے درمیان اس قوت (کشش ثقل) کی موجودگی کا خیال ظاہر کیا تھا۔

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ کشش ثقل دیگر قوتوں کے مقابلہ میں کروڑوں گنا کمزور طاقت ہے۔ حتیٰ کہ ایک معمولی سے مقناطیس کی وہ کشش بھی، جو وہ چند انچ کے فاصلہ تک رکھتا ہے، پوری زمین کی کشش ثقل سے زیادہ طاقتور ہے۔ زمین کی کشش ثقل اتنی کمزور ہے کہ ایک چھوٹا سا پرندہ بھی اسے باآسانی زیر کرلیتا ہے۔ تاہم دوسری طرف یہ ایک ایسی زبردست طاقت ہے جس پر انسان کا کوئی بس نہیں چلتا اور یہ ہر چیز پر پوری طرح حاوی ہے خواہ وہ چیز کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

کشش ثقل کی منفرد خصوصیات یہ بھی ہیں کہ اس کو کم، زیادہ، منسوخ یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا اور اس کی سمت کا رُخ بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ دوسری قوتوں کو کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ کشش ثقل کو روک دینا ناممکن ہے۔

کشش ثقل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور کبھی بھی اپنے سے دور نہیں پھینکتی۔ آئن سٹائن کے مطابق کشش ثقل کو قوت نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ بڑے اجسام کا ایک طرز عمل ہے جو Fourth Dimension یعنی وقت کے اندر ہی شامل ہے۔

اگر آپ کشش ثقل سے باہر نکل جائیں تو آپ کا وزن ختم ہو جائے گا لیکن حجم باقی رہے گا۔ جبکہ "بلیک ہول" (جہاں حجم کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ وہاں) کی کشش ثقل سے نکلنے کیلئے کسی بھی جسم کو روشنی کی رفتار سے سفر کرنا ہوگا۔

نیوٹن، آئن سٹائن اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تحقیقات کے نتیجہ میں اب کشش ثقل کی پیائش کی جاسکتی ہے لیکن یہ بات معلوم نہیں ہوسکی کہ اس کشش کی موجودگی کی وجہ کیا ہے۔ البتہ یہ واضح ہے کہ اسی کشش کی وجہ سے ساری کائنات میں اربوں نوری سال کے فاصلہ تک پھیلے ہوئے اجسام ایک نظام کے تحت حرکت کررہے ہیں اور اُن کی اس حرکت کا ذکر قرآن کریم نے بھی کیا ہے۔

چاند پر کشش ثقل زمین کی نسبت چھ گنا کم ہے لیکن بڑے سیاروں مثلاً مشتری پر یہ تین سو اٹھارہ گنا زیادہ ہے۔ زمین کی سطح پر بھی زمین کے مرکز سے فاصلہ اور خشکی کی موٹائی میں فرق کی وجہ سے کشش ثقل مختلف ہوگی۔ چنانچہ ہمالیہ پہاڑ کے اوپر یہ طاقت زیادہ ہے اور بحر ہند کی سطح پر نسبتاً کم ہے۔ آجکل کشش ثقل کی بالکل درست پیائش کرنے والے پیمانے دستیاب ہیں۔

۱۹۸۵ء سے ایک پانچویں قوت کی موجودگی کا خیال بھی ظاہر کیا جاتا رہا ہے جس کی موجودگی مختلف تجربات کے دوران سامنے آتی رہی ہے۔ تاہم ابھی تک اُس کے بارہ میں کوئی حتمی ثبوت نہیں مل سکا۔

کشش ثقل کے بارہ میں یہ معلوماتی مضمون مکرم مرزا مقصود احمد صاحب کے قلم سے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کے ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

……❁……❁……❁……

آواز کی خصوصیات

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس وانجینئرز کے ٹیکنیکل میگزین ۹۹ء میں ایک مختصر مضمون "آواز" کے بارہ میں مکرم مخدوم کاشف حسیب صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آواز کی لہروں کے قوانین کے بارہ میں انسان کا علم اُس وقت سے شروع ہے جب اُس نے میوزک پیدا کرنے کی خاطر کوئی چیز بنائی تھی۔ لیکن آجکل آواز کا استعمال کئی اہم مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے فاصلوں کی پیائش کی جاتی ہے اور حالت جنگ میں دشمن کے جہازوں اور سامان حرب کے ٹھکانوں کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ نیز سمندروں کی گہرائی کی پیائش، کسی خاص مقام پر زلزلہ آنے کا امکان اور زیر زمین معدنیات کی تلاش میں بھی آواز سے مدد لی جاتی ہے۔

آواز کی لہروں کی رفتار روشنی کی رفتار سے بہت کم ہے اور آواز کی لہریں ہوا کی نسبت پانی اور لوہے میں زیادہ تیزی سے حرکت کرتی ہیں۔ ان خصوصیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے جہاز بنائے گئے ہیں جو آواز سے زیادہ تیز رفتار ہیں اور وہ اُن جہازوں کی نسبت بآسانی دشمن کو دھوکہ دے سکتے ہیں جو آواز اور مادہ کے مذکورہ باہمی تعلق کے اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیار نہیں کئے گئے۔

آواز کی ایک اور خصوصیت گونج کا پیدا ہونا ہے۔ اگر ریڈیو اور ٹیلی ویژن سٹوڈیوز خاص طرز پر نہ بنائے جائیں تو اُن میں معیاری ریکارڈنگ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ تمام سٹوڈیوز اور بڑے بڑے ہال ایسے خاص میٹیریل سے آراستہ کئے جاتے ہیں جو آواز کو جذب کرسکے۔ اس طرح آواز گونج پیدا کئے بغیر ہر جگہ بآسانی پہنچ جاتی ہے۔

انسانی کان صرف ایسی آوازیں ہی سُن سکتا ہے جو آواز کے پیمانہ میں بیس سے بیس ہزار سائیکلز فی سیکنڈ کے درمیان ہوں۔ اس سے کم یا زیادہ رفتار کی آوازیں الٹرا سانک کہلاتی ہیں جنہیں فاصلوں کی درست پیائش کے علاوہ اندرونی جسمانی بیماریوں کی تشخیص کے لئے شعبہ طب میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز کپڑوں کی ڈرائی کلینگ، ہوا سے نمی اور بعض دیگر عناصر کو پاک کرنے اور شیشے کی پلیٹ میں باریک سوراخ کرنے کیلئے بھی الٹرا ساؤنڈز کا استعمال کیا جارہا ہے۔ اسی طرح یہ آوازیں بعض اقسام کے بیکٹیریا کا مکمل طور پر خاتمہ کرسکتی ہیں جبکہ بعض دیگر اقسام کے بیکٹیریا میں مزید پیدائش کا عمل روک سکتی ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

012/06/2000 – 18/06/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 12th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Class No.75, Final Pt
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.350®
02.15	Speech by Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.321® Rec: 12.11.97
04.25	Learning Chinese: Lesson No.170 ®
04.55	Mulaqat With Nasirat and Young Lajna ® Rec:05.03.00
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.31
07.10	Dars ul Quran No. 10 Rec:01.02.96
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.350
09.55	Urdu Class: Lesson No.321 Rec.12.11.97 ®
11.00	Indonesian Service: Friday Sermon with Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.68
13.10	Rencontre Avec Les Francophones(New) Rec: 06/03/00
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.128
16.15	Children's Corner: Lesson No.76, Part 1
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Hadith
18.15	Urdu Class: Lesson No. 322 Rec:14.11.97
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.351
20.30	Turkish Programme: No.5
21.00	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.00	Islamic Teachings: Programme No.5
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.128®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.68 ®

Tuesday 13th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Lesson No.76, Part 1 Rec:16.11.96 ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.351 Rec.03.12.97 ®
02.20	Documentary ' Muree'
02.40	MTA Sports: Badminton Doubles Final Produced by MTA Pakistan
03.00	Urdu Class: Lesson No.322®
04.30	Learning Norwegian: Lesson No.68 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.76, Part 1 ® Rec:16.11.96
07.15	Pushto Programme: F/S Rec.26.03.99 With Pushto Translation
08.05	Islamic Teachings: Programme No.5 ®
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.351®
09.50	Urdu Class: Lesson No.322 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9
13.00	Bengali Mulaqat: Rec: 07/03/00 (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.99 Rec:29.11.95
16.05	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®
16.40	Children's Corner: Yassernal Quran - Class, Lesson No.44
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.10	Urdu Class: Lesson No.323 Rec:15.11.97
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No 352 Rec:04.12.97
20.30	MTA Norway: 'Contemporary Issues'
21.00	Bengali Mulaqat ® Rec: 07.03.00
22.00	Hamari Kaenat : Part 49 Produced by MTA Pakistan
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.99 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®

Wednesday 14th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.352 ®
02.00	Bengali Mulaqat ® Rec: 07.03.00
03.05	Urdu Class: Lesson No.323®
04.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No.9 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.99 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Yassernal Quran ® Lesson No.44
06.55	Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
08.05	Hamari Kaenat: No.49®
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.352 ®
09.40	Urdu Class: Lesson No.323 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No. 9
13.05	Atfal Mulaqat(New): Rec.08.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.100 Rec:30.11.95
16.10	Urdu Asbaaq: Lesson No.9 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.324 Rec:19.11.97
19.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.353 Rec:09.12.97
20.20	French Programme: Q/A With Hazoor Rec.10.11.96 – Part 5
21.10	Atfal Mulaqat: Rec:08.03.00 ®
22.20	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.100 ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.9 ®

Thursday 15th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner; Guldasta ®
01.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.353 ®
02.05	Atfal Mulaqat:Rec: 08.03.00 ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.324 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.9 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.100 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta ®
07.10	Sindhi Programme: F/S Rec.23.10.98 With Sindhi Translation
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.353
09.35	Urdu Class: Lesson No.324 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.47 ®
12.55	Liqaa Ma'al Arab (New) Rec.09.03.00
13.55	Bengali Service: F/Sermon Rec: 18.02.94 With Bangali Translation
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.129 Rec: 05/12/95
16.05	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.45, Produced by MTA Pakistan
16.20	Children's Corner: Prog. Waaf-e-nau
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.325 Rec:21.11.97
19.30	Liqaa Ma'al Arab(new) Rec:09.03.00 ®
20.30	MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00	Tabarukaat: Speech by Maulana Abul-Ata Jalandhari Sahib. J/S 1962
21.55	Quiz History Of Ahmadiyyat No.43 Hosted by Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.129®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.47 ®

Friday 16th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Yassernal Quran ®
00.50	Liqa Ma'al Arab ®
01.50	Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1965 ®
02.50	Urdu Class: Lesson No.325 ®
04.00	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30	Learning Arabic: Lesson No.47 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.129 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.10	Quiz; History of Ahmadiyyat No.43 ®
07.50	Saraiky Programme:-F/S Rec.23.07.99 With Siraiky Translation
08.30	Liqa Ma'al Arab: Rec.09.03.00 ®
09.40	Urdu Class: Lesson No.325 ®
10.56	Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.30	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon
14.00	Documentary: A Trip To ' Bhoorbun'
14.25	Majlis -e -Irfan(New): Rec.10.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25	Friday Sermon ®
16.30	Children's Corner: Class No.21, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Lesson No.326 Rec: 22.11.97
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.354 Rec:10.12.97
20.45	MTA Belgium: Children's Class, No.37 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20	Documentary: Trip to 'Bhoorbun'
21.40	Friday Sermon ®
22.55	Majlis -e -Irfan ®

Saturday 17th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.21, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.354®
02.15	Friday Sermon: ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.326®
04.25	Computers for Everyone: Part 53
04.55	Majlis-e-Irfan: Rec. 10.03.00 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Class No.21, Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.30	MTA Mauritius: Mauritian Progs.
08.30	Documentary: Trip to Bhoorbun
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.354 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.326 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.31
13.15	German Mulaqat(new):Rec.11.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.15	Bengali Service: Various Items
15.15	Quiz: Khutabat-e-Imam From 11th June 1999 Khutbah
15.45	MTA Variety: Entertainment Programme Produced by MTA Pakistan
16.00	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:17.06.00
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.327 Rec:26/11/97
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.355 Rec:11.12.97
21.00	Arabic Programme: Various Items
21.30	Children's Class (New) Rec:17/06/00 ®
22.30	MTA Variety: Entertainment Programme®
23.00	German Mulaqat(New) Rec: 11/03/00 ®

Sunday 18th June 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat e Imam
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.355 ®
01.55	Canadian Horizons: Children's Class 38
02.55	Urdu Class: Lesson No.327 ®
04.25	Learning Danish: Lesson No.31 ®
05.00	Children's Class(new) Rec: 17/06/00 ®
06.05	Tilawat, News, Preview
07.05	Quiz Khutbat-e-Imam
07.20	German Mulaqat: Rec: 11/03/00 ®
08.20	MTA Variety:Entertainment programme
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.355 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.327 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.171 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat (new):With Nasirat & Lajna Rec:12.03.00
14.10	Bengali Service: Various Programmes
15.10	Friday Sermon: Rec.16.06.00
16.25	Childrens' Class: No.76, Final Part
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.20	Urdu Class: Lesson No.328
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.356
20.40	Interview With Dr. Fahmida Sahiba Produced by MTA Pakistan
21.25	Dars ul Quran: Lesson No.11
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ® Rec: 12/03/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, June 16, 2000 Issue No.23

جماعت احمدیہ برازیل کے ساتویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر ۔ مبلغ انچارج برازیل)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ باجود بعض مشکلات کے جماعت احمدیہ برازیل کا ساتواں جلسہ سالانہ ۲۵/ اور ۲۶/مارچ ۲۰۰۰ء کو کامیابی کے ساتھ انجام پایا۔ ہمیشہ کی طرح امسال بھی تینوں مقامی اخباروں سے رابطہ کیا گیا۔ ان کے ایڈیٹر صاحبان اور اخباری نمائندوں سے تفصیلی ملاقات کی اور جماعت احمدیہ سے متعارف کروانے کے علاوہ جلسہ سالانہ کے متعلق مواد ان کو دیا گیا۔ ان میں سے دو اخباروں نے بہت اچھی رپورٹ شائع کی ۔ ایک اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی شائع کی اور دوسرے دن بھی دوبارہ خبر شائع کی۔

امسال پہلی مرتبہ ایک مقامی ٹیلی ویژن چینل سے بھی رابطہ ہوا چنانچہ اس چینل کی ایک ٹیم جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے موقع پر آئی اور تفصیلی انٹرویو لیا اور پھر دو مرتبہ مختلف اوقات میں یہ رپورٹ نشر کی گئی۔

اس مرتبہ جلسہ کے انتظامات بھی پہلے سے بہتر رہے ۔ خصوصیت سے صفائی کا بہت اہتمام کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ بھی خوب سجایا گیا تھا۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس بروز ہفتہ شام ۷ بجے خاکسار (وسیم احمد ظفر، مبلغ انچارج برازیل) کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم مع پرتگیزی ترجمہ سے شروع ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور بعض دیگر ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل نے تربیتی تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نئے احمدی احباب نے اپنے تاثرات بیان کئے کہ انہوں نے کیوں اسلام قبول کیا۔ تقاریر کے بعد عام دینی معلومات کا ایک دلچسپ پروگرام ہوا۔ اسی طرح خدام، اطفال اور لجنہ کے الگ الگ پروگرام ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس بھی خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ جس میں تلاوت نظم کے بعد مختلف تقاریر ہوئیں۔ دو مقامی گرجاؤں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی اور تقاریر بھی کیں۔ ہمیشہ کی طرح امسال بھی لنگر خانہ کا نظام جاری کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت اثرات مرتب فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بن جائے۔ معاونین جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بقیہ: مجلس سوال وجواب از صفحہ نمبر ۱۰

نظام جاری رہتا ہے اور وہ آخر جسم کو کھا لیتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آتا ہے کہ تم میں سے وہ ہیں جو لمبی عمر پاتے ہیں اور اتنی لمبی عمر بھی پا لیتے ہیں کہ ان کی بالکل عقل ضائع ہو جاتی ہے۔ ایسی لمبی عمر سے توبہ کرنی چاہئے کہ دماغ ہی کھا جائے بیماری۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی ہے جو ہمیشہ جانتا ہے ہر انسان مستقل علم نہیں رکھتا اور نہ اپنے آپ پر کوئی قدرت رکھتا ہے۔ صرف اللہ کی ذات ہے جو علیم بھی ہے، قدیر بھی ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کرو اور علم بھی اسی سے مانگا کرو اور یہ دعا کیا کرو کہ اتنی عمر نہ دے کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ سارا جاتا رہے۔

☆......☆......☆

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت سکیم جاری کی تھی کہ جو طالبعلم اپنی یونیورسٹی وغیرہ میں ٹاپ کرتے ہیں ان کو گولڈ میڈل دیا جاتا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ ابھی تک جاری ہے یا نہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ گولڈ میڈل تو اب بھی دیا جاتا ہے مگر اب خدا کے فضل سے اس سے بہت زیادہ ہم مدد کرتے ہیں اور ایسے فنڈز مہیا ہو گئے ہیں پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یہ کیا کرتے تھے کہ اگر کوئی غریب طالبعلم ہو اور اس کا Potential اوپر ہو تو اس کو جماعت کی مدد دیا کرتے تھے مگر اب تو بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چوہدری شاہنواز صاحب اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے انہوں نے اپنے ابا کے نام پر ایک فنڈ مجھے مہیا کیا اور وہ مستقل ایک کارخانہ ہے۔ اس کی آمد کا ۳/۱ یا جتنا بھی تھا تجارت سے وہ مستقل وقف کر دی ہے اور اس کے اوپر انہوں نے کہا کہ کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں خلیفہ وقت جو چاہے، جس کو چاہے قرضہ دے دے اور روزانہ ایک دن بھی ایسا ناغہ نہیں ہوا کہ غریب طالبعلموں کی میں نے اس سے مدد نہ کی ہو۔ ایک دن بھی نہیں جاتا۔ آج ہی ایک طالبعلم ملنے آیا تھا اس کے ماں باپ غریب تھے مگر قربانی کر رہے تھے، انگلستان اونچی تعلیم کے لئے بھیج دیا تھا۔ بات بات پر اس کو رونا آ رہا تھا۔ میں نے پتہ کیا بتاؤ روتے کیوں ہو، وجہ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ اس طرح میرے ابا وغیرہ کا حال ہے تو میں نے کہا تم مجھ سے تعلیمی قرضہ لے لو۔ پہلے تو بہت انکار کیا۔ میں نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انکار کا۔ میں حکماً دے رہا ہوں۔ تمہیں لازماً لینا چاہئے۔ اپنے ابا کو لکھ دو کہ خدا نے میرا انتظام کر دیا ہے اور واپسی کا جو خیال ہے یہ بھی بوجھ نہ رکھو۔ اگر تمہیں تعلیم مل گئی اچھی اور دنیا کی کمائی ہوئی تو جب چاہو جتنا چاہو واپس کر دینا۔ اکثر ایسے لوگ جو میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جو قرضہ ہو وہی واپس نہیں کرتے بلکہ اور بھی زیادہ دیتے ہیں تاکہ ان جیسے غریب لوگوں کی اور مدد ہو اور فنڈ بڑھتا جاتا ہے، کم ہونے کی بجائے ۔ تو یہ جماعت احمدیہ پر اللہ کا بہت فضل ہے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴/مئی ۲۰۰۰ء بروز بدھ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اکبر صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ ۲۰/مئی کو مڈل سیکس ہسپتال میں وفات پا گئی تھیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۴۹ سال تھی۔ مرحومہ نے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں ۔ آپ مکرم مرزا عبدالوحید صاحب اور مکرم مرزا عبدالرشید صاحب کی بھانجی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی

۱...... مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (سیالکوٹ) ابن محترم خواجہ عبدالرحمن صاحب مورخہ ۲۲/مئی ۲۰۰۰ء کو عدالت میں جماعتی خدمات بجالاتے ہوئے دل کا حملہ ہوا اور شام کو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۲۵/مئی ۱۹۳۰ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۔ ۱۹۵۳ء میں وکالت شروع کی اور ۱۹۵۷ء میں محترم چوہدری محمد اسداللہ خان صاحب کی صاحبزادی محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ سے شادی ہوئی۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا جو تینوں شادی شدہ ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔

جماعتی خدمات: ۱۹۷۴ء کے پرآشوب فسادات کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو طلب فرمایا اور افراد جماعت پر قائم ہونے والے مقدمات کی پیروی پر آپ کو مقرر فرمایا۔ بہت اہم مقدمات میں ان کی قانونی معاونت جماعتی تاریخ کا اہم اور روشن باب ہے۔ موصوف نائب امیر ضلع سیالکوٹ اور ممبر انجمن تحریک جدید بھی رہے۔ جلسہ سالانہ انگلستان میں دو مرتبہ جماعت کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ خواجہ صاحب کی زندگی ایک غازی کی زندگی تھی اور آپ کی موت عملاً ایک شہید کی موت ہے۔ یعنی آپ اس موت میں ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ بلاشبہ یہ وفات ان پے در پے زخموں کی وجہ سے ہوئی جو آپ نے خدمت دین کے دوران ایک وحشی کے خنجر سے اپنے ہاتھوں، سینے اور پیٹ میں کھائے تھے۔ پس انہی کی وجہ سے آپ کو یہ شہادت ایک لمبا عرصہ ان کا دکھ سہتے ہوئے مگر ان کے باوجود مسلسل اسیران راہ مولیٰ کی خدمت بجالاتے ہوئے عطا ہوئی۔ اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

۲...... مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل ۔ مبلغ ہالینڈ۔ آپ ۱۰/مئی ۲۰۰۰ء کو ہالینڈ میں وفات پا گئے ۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے بطور مبلغ انچارج ہالینڈ اور بلجیم، اسی طرح مرکز میں مہتمم خدام الاحمدیہ اور ۱۹۷۲ء میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

۳...... مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد۔ مربی سلسلہ ۔ ربوہ میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے بطور مربی میرپور سندھ میں طویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ آپ فیصل آباد کے مربی رہے اور وقف جدید میں بھی کام کیا۔ انتہائی مخلص، فدائی، ہر کسی کے کام آنے والے، منکسر المزاج، سادہ طبیعت انسان تھے۔

۴...... مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ ملتان۔ آپ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے جا رہے تھے کہ راستہ میں اچانک ایک حادثہ کے نتیجہ میں زخمی ہو گئے ۔ نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے بالآخر وہیں ۲۴/اپریل کو بعمر ۴۹ سال وفات پا گئے۔ آپ نے ڈسکہ، بہاولپور، میانوالی، لودھراں اور ملتان میں بطور مربی خدمات سرانجام دیں ۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۵...... مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا غلام اللہ صاحبؓ والدہ عبدالمنان قریشی مانٹریال۔ ۹۱ سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ موصیہ تھیں تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔